عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۳ | ۳۰ ربیع الاول تا ۵ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ مطابق یکم تا ۷ فروری ۲۰۱۴ء | شمارہ: ۵

سُود

انسانوں کو ہلاک کرنے والا گناہ

اسلام دینِ رحمت

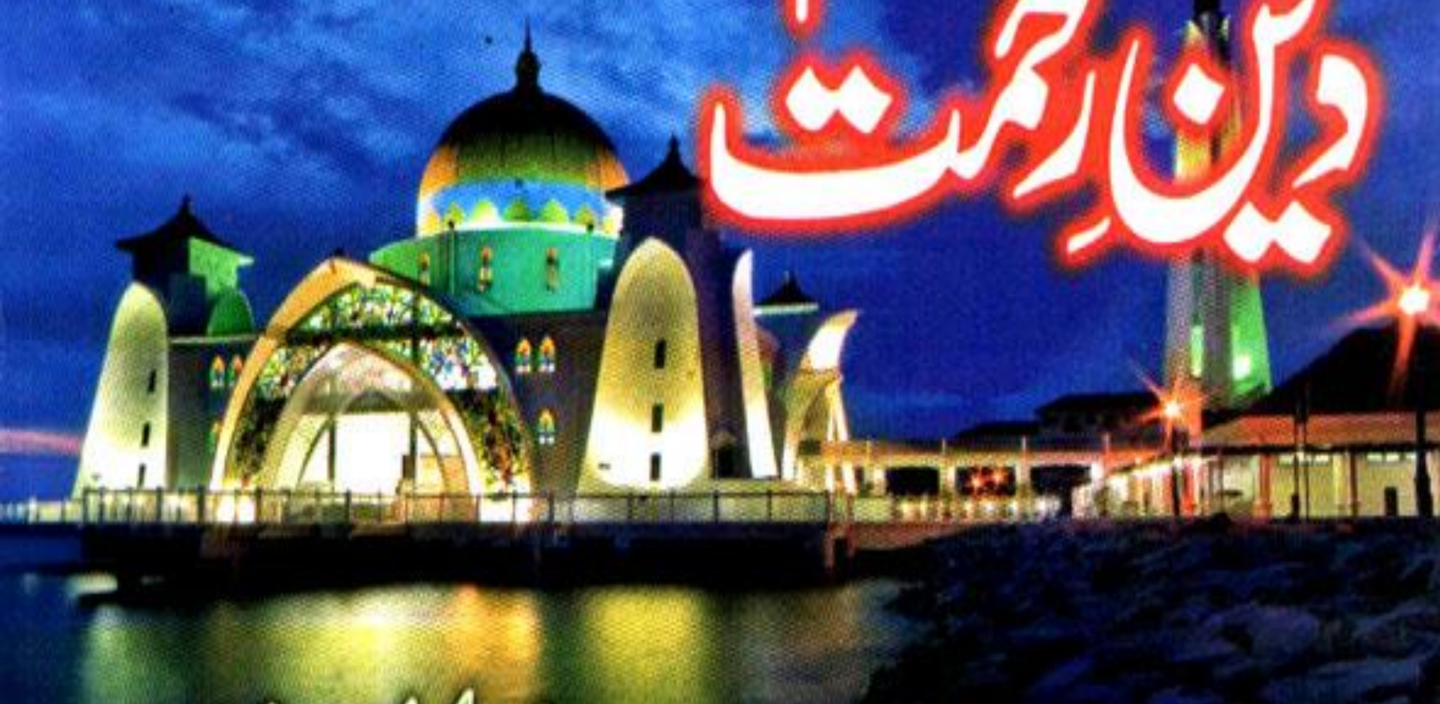

خطباتِ نبویہ کی ایک جھلک

پل بھر مِل گئے...

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

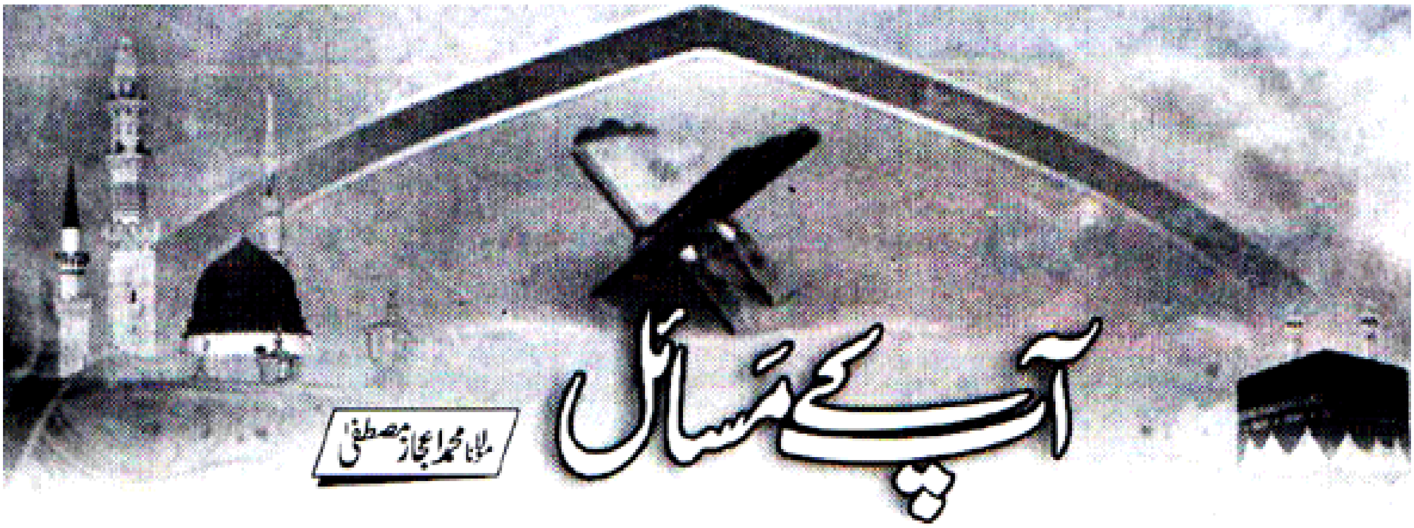

اجتماعی دعا

نصیر احمد، کراچی

س:...... نماز باجماعت، نماز تراویح ختم قرآن اور نماز جنازہ کے بعد اجتماعی دعا بالجہر کے بارے میں فقہ حنفیہ میں کیا حکم اور روایت ہے؟

ج:...... نماز باجماعت کے بعد اجتماعی دعا کرنا امت کا معمول رہا ہے اور یہ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ اور دوسرے اکابر نے احادیث سے اس کا ثبوت تحریر فرمایا ہے، کیونکہ یہ دعا کی قبولیت کا وقت ہے، نماز تراویح اور قرآن کریم کی تلاوت کے بعد اکابر کا معمول نہیں، ہاں دعا خود ایک نیکی ہے، البتہ ختم قرآن کے بعد اجتماعی دعا کا اکابر کا معمول رہا ہے، البتہ جنازہ کے بعد فقہ حنفی میں دعا کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

دودھ شریک بھانجی سے نکاح

محمد شوکت علی، اسلام آباد

س:...... میں نے اپنی سگی نانی اماں کا دودھ پیا ہے، چھوٹی خالہ کے ساتھ جس کی عمر اس وقت تقریباً دو سال تھی اور میری ایک سال، میری والدہ کے کہنے کے مطابق میں نے نانی اماں کا دودھ پیا ہے، اب میری عمر ۱۹ سال کے لگ بھگ ہے، اب میں قرآن وسنت کی روشنی میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس خالہ کے علاوہ (جس کے ساتھ دودھ پیا ہے) دوسری خالاؤں کے گھر سے میری شادی ہوسکتی ہے یا کہ نہیں؟

ج:...... آپ کا نکاح کسی بھی خالہ کی بیٹی سے نہیں ہوسکتا، کیونکہ آپ نانی کا دودھ پینے سے اپنی تمام خالاؤں کے رضاعی اور دودھ شریک بھائی بن گئے اور ان کی بیٹیاں آپ کی دودھ شریک بھانجیاں بن گئیں اور جس طرح حقیقی بھانجیوں سے نکاح حرام ہے، اسی طرح دودھ شریک بھانجیوں سے بھی نکاح حرام ہے۔

س:...... میری بہنوں کے رشتے اس خالہ کے علاوہ دوسری خالاؤں کے ہاں ہوسکتے ہیں یا نہیں؟

ج:...... آپ کے دوسرے تمام بہن بھائیوں کا آپ کی تمام خالاؤں کے بچوں سے نکاح جائز ہے۔

س:...... مولانا صاحب میری بہن کے پندرہ سال سے حالات خراب تھے، اب شکر ہے انہوں نے کرائے کا گھر، کرائے کی دکان کی ہے، معلوم یہ کرنا تھا ان کی بچی کی شادی ہے کیا بیٹی کی شادی کے لئے زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

ج:...... اگر وہ مستحق زکوٰۃ ہے، تو بھائی بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے۔

س:...... قصر نمازوں کی قضا کیسے پڑھی جائے گی، جو ہم نماز پڑھتے ہیں وہ پڑھیں گے؟ یا قصر کی قضا پڑھیں گے؟

ج:...... جو نمازیں سفر میں قضا ہوئی ہیں وہ قصر قضا کی جائیں گی۔

س:...... پچاس ہزار پر کتنی زکوٰۃ دیتے ہیں؟ ایک سال پورا ہونے پر زکوٰۃ دیتے ہیں یا جمع ہوجانے پر؟

ج:...... پچاس ہزار کی رقم پر جب سال پورا ہوجائے تو اس پر ڈھائی فیصد زکوٰۃ ہے، اور پچاس ہزار روپے پر بارہ سو پچاس روپے زکوٰۃ دینا ہوگی۔

س:...... قرض کے طور پر ہم نے ڈیڑھ لاکھ دے رکھا ہے، پانچ سال ہوگئے ہیں، وہ لوگ دیتے نہیں ہیں کیا اس پر زکوٰۃ فرض ہے؟

ج:...... اس کی زکوٰۃ بھی آپ کو دینا ہوگی، چاہے ابھی ہر سال دیتے رہیں یا ملنے کے بعد گزشتہ تمام سالوں کی ادا کریں۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۳ — ۳۰ ربیع الاول تا ۵ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ مطابق یکم تا ۷ فروری ۲۰۱۴ء — شمارہ:۵

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

مولانا مفتی محمد عثمان یارخان بھی شہید کردیے گئے	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
اسلام.....دین رحمت	۷	مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی
خطبات نبویہ کی مختصر جھلک	۱۰	مولانا گل نواز ایوبی
سود: انسانوں کو ہلاک کرنے والا گناہ	۱۳	مولانا محمد نجیب قاسمی سنبھلی
برأت حضرت تھانویؒ (آخری قسط)	۱۷	علامہ ڈاکٹر خالد محمود
پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانہ سے	۲۰	جاوید اختر ندوی
ملک و ملت کے خلاف قادیانی ریشہ دوانیاں	۲۳	ڈاکٹر دین محمد فریدی
مولانا شجاع آبادی کی حیدرآباد میں تبلیغی مصروفیات	۲۷	مولانا توصیف احمد

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi.
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

قیامت کے حالات

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حشر کا بیان

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: لوگوں کو جمع کیا جائے گا قیامت کے دن ایسی حالت میں کہ برہنہ پا، برہنہ بدن اور غیرمختون ہوں گے، جیسا کہ پیدائش کے وقت تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی: "کَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ، وَعْدًا عَلَيْنَآ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ" (الانبیاء:۱۰۴) (جیسا کہ سرے سے بنایا تھا ہم نے پہلی بار، پھر اس کو دُہرائیں گے، وعدہ ضرور ہوچکا ہے ہم پر، ہم کو پورا کرنا ہے)۔ اور مخلوق میں سے پہلے شخص جن کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں گے، اور میرے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو دائیں جانب اور بعض کو بائیں جانب (یعنی دوزخ کی طرف) لے جایا جائے گا، تو میں کہوں گا کہ: یا اللہ! یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ پس کہا جائے گا کہ: آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا؟ آپ جب سے ان سے جدا ہوئے یہ ہمیشہ مرتد رہے۔ پس میں کہوں گا جیسا کہ نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) نے کہا: یا اللہ! اگر آپ ان کو عذاب دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں، اور اگر آپ ان کی مغفرت فرمادیں تو آپ زبردست ہیں، حکمت والے ہیں۔" (ترمذی ج:۲ ص:۶۵)

حشر کے معنی جمع کرنے کے ہیں، قیامت کے دن تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا، اس لئے قیامت کا دن "یوم البعث" اور "یوم الحشر" کہلاتا ہے۔

اس حدیثِ پاک میں چند مضامین ارشاد ہوئے ہیں، اوّل یہ کہ پیدائش کے وقت انسان کی جو حالت ہوتی ہے یعنی ننگے پاؤں، برہنہ بدن اور غیرمختون، اسی حالت میں لوگ قبروں سے اُٹھیں گے۔

یہ مضمون بہت سی احادیث میں وارد ہوا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: لوگ ننگے پاؤں، برہنہ بدن، اور غیرمختون اُٹھائے جائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا مرد اور عورتیں ایک دُوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاملہ اس سے کہیں سخت ہوگا کہ کسی کو اس کا خیال بھی آئے۔ (صحیح بخاری)

ایک روایت میں ہے کہ: عائشہ! معاملہ اس سے کہیں سخت ہوگا کہ کوئی کسی کو دیکھے۔ (صحیح مسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں ننگے بدن شرم نہیں آئے گی؟ فرمایا: عائشہ! حالت اس سے زیادہ خوفناک ہوگی کہ ایک دُوسرے کو دیکھیں۔ (ابن ابی شیبہ)

ایک اور روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا کہ: یارسول اللہ! ستر کا کیا ہوگا؟ فرمایا: اس دن ہر شخص کی اپنی حالت فکر کے لئے کافی ہوگی۔ (نسائی، حاکم)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ہائے! ہمارے ستر کھل جائیں گے؟ مرد عورت سب اکٹھے اُٹھائے جائیں گے، اور ایک دُوسرے کے ستر کو دیکھتے ہوں گے؟ فرمایا: ہر شخص کی ایسی حالت ہوگی جو اس کے لئے کافی ہوگی، نہ مرد عورتوں کو دیکھیں گے، نہ عورتیں مردوں کو دیکھیں گی، ہر شخص دُوسروں سے ہٹ کر اپنی حالت میں مشغول ہوگا۔ (حاکم)

یہ مضمون حضرت عبداللہ بن مسعود اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہما کی روایت سے بھی مروی ہے کہ: لوگ پاپیادہ، ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیرمختون اُٹھائے جائیں گے۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ: عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا مرد لوگ عورتوں کو (برہنہ) دیکھیں گے؟ فرمایا: اس دن ان میں سے ہر شخص کو اپنی حالت بس ہوگی، (کسی دُوسرے کی طرف دھیان کی کس کو فرصت ہوگی؟)۔

اُمّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہی مضمون منقول ہے، وہ فرماتی ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا کہ: قیامت کے دن لوگ برہنہ بدن و برہنہ پا اُٹھائے جائیں گے۔ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہائے ستر کھلنے کی رُسوائی! ہم ایک دُوسرے کو دیکھتے ہوں گے۔ فرمایا: ہر ایک کو اپنی پڑی ہوگی۔ عرض کیا: کیا مشغولی ہوگی؟ فرمایا: ہر ایک کا نامۂ عمل کھول دیا جائے گا، جس میں ذرہ برابر اور رائی برابر عمل بھی موجود ہوگا۔

اُمّ المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی یہی مضمون مروی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ ننگے پاؤں، برہنہ بدن اور غیرمختون اُٹھائے جائیں گے، پسینے نے ان کے منہ کو لگام دے رکھی ہوگی اور وہ کانوں کی لَو تک پہنچا ہوا ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ: ہم ایک دُوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ فرمایا: ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی، ہر شخص اس دن ایسی حالت میں ہوگا کہ اس کو کسی دُوسرے کی طرف التفات ہی نہیں ہوگا۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مضمون مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن اُٹھائے جائیں گے۔ ایک خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض کو کیسے دیکھیں گے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرِ مبارک آسمان کی طرف اُٹھا کر فرمایا کہ: اس طرح نظریں آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی ہوں گی۔ اس خاتون نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے دُعا فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ میرے ستر کو ڈھانک دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی: یا اللہ! اس کے ستر کو ڈھانک دیجئے۔ (الروایات کلہا فی فتح الباری)

محمد اعجاز مصطفی

اداریہ

مولانا مفتی محمد عثمان یار خان کی شہادت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

نائن الیون کی برپا کردہ سازش کے بعد امریکا اپنی لونڈی نیٹو کی ہم نوائی میں افغانستان پر چڑھ دوڑا، اور اس وقت کے پاکستان کے فوجی کمانڈو، صدر جناب پرویز مشرف کو بھی دھمکی آمیز ایک فون کال کے پریشر سے اپنے حق میں رام کرلیا، اب امریکا و نیٹو کی افواج اور پاکستان کی معاونت نے افغانستان پر یلغار کرکے اسے تاخت و تاراج کرنے کے بعد پاکستان کے زیر کنٹرول علاقوں پر بھی ڈرون حملے کرنا شروع کردیئے، نہ مسجد چھوڑی، نہ کوئی مدرسہ، نہ گھر چھوڑا اور نہ ہی روڈ پر سفر کرنے والوں کا پرامن کوئی قافلہ۔ نتیجہ یہ نکلا کہ افغانستان میں برپا کی گئی جنگ اور آگ دیکھتے ہی دیکھتے پاکستان کے کئی شہروں میں پھیل گئی اور آج یہ حال ہے کہ پاکستان کا تقریباً ہر بڑا شہر بم حملوں اور ٹارگٹ کلنگ کی زد میں ہے اور ایک دن میں کئی کئی لاشیں اور جنازے اٹھائے جاتے ہیں۔ اس جنگ اور آگ کی لپیٹ میں شہر کا ہر ادارہ ہر طبقہ ہر علاقہ آچکا ہے اور پاکستان کے شہروں میں دشمن کی طرف سے لگائی گئی آگ ہے کہ وہ تھمنے اور رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی۔

زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں، صرف ایک ہفتہ کے اخبارات اٹھا کر دیکھ لیں جس سے اندازہ ہوجائے گا کہ پاکستان اور پاکستانی قوم کتنی آزمائش میں ہے اور دشمن کس طرح بے گناہ انسانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ رہا ہے۔

بالخصوص کراچی شہر اور اس میں علماء وطلبا کا طبقہ چاہے سنی مسلک سے تعلق رکھتے ہوں یا شیعہ مسلک سے ایک عرصہ سے خاص نشانے پر ہے۔ ابھی حال ہی میں جامعہ دارالخیر گلستان جوہر کے نائب مہتمم مذہبی اسکالر اور عالم دین حضرت مولانا محمد عثمان یار خان کو ان کے دو ساتھیوں سمیت شاہراہ فیصل عوامی مرکز کے قریب اس وقت شہید کردیا گیا، جب وہ شہر میں امن وامان کے حوالہ سے ایک میٹنگ سے واپس اپنے جامعہ کی طرف جارہے تھے۔ مزید تفصیلات درج ذیل خبر سے ملاحظہ ہوں:

''کراچی (اسٹاف رپورٹر) شہر میں دہشت گردی کی وارداتوں میں اچانک تیزی آگئی۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارروائیوں کے باوجود نامعلوم دہشت گرد شہر میں دندناتے پھر رہے ہیں۔ جمعہ کے روز مختلف علاقوں میں جے یو آئی (س) سندھ کے جنرل سیکریٹری مفتی عثمان یار خان اور ایکسپریس نیوز کے ۳ ملازمین سمیت ۱۱ افراد کو فائرنگ کرکے ماردیا گیا، جب کہ لیاری میں پی پی کی رکن اسمبلی ثانیہ ناز کے گھر پر فائرنگ سے خوف وہراس پھیل گیا۔ تفصیلات کے مطابق بہادر آباد کے علاقے میں شارع فیصل عوامی مرکز کے پاس ۲ موٹر سائیکلوں پر سوار ۴ نامعلوم دہشت گردوں نے واکس وین نمبر AXU-054 میں سوار جمعیت علماء اسلام (سمیع الحق) گروپ سے تعلق رکھنے والے افراد پر اندھا دھند فائرنگ کردی اور فرار ہوگئے۔ گولیوں کی آواز سے چلتی گاڑیوں

میں سوار افراد خوف زدہ ہوگئے اور متعدد گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں اور شہریوں کی بڑی تعداد گاڑیوں کو سڑک کنارے لگا کر مذکورہ گاڑی کے پاس پہنچ گئی۔ مذکورہ واردات کی اطلاع موصول ہونے پر پولیس اور رینجرز کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی اور جائے وقوعہ کو گھیرے میں لے کر شہریوں کو مذکورہ مقام سے ہٹا دیا تاہم فائرنگ کے نتیجے میں جاں بحق ہونے والے ۳ افراد کی لاشیں اور ایک زخمی کو جناح ہسپتال پہنچایا گیا، جہاں پارٹی کے عہدیداروں سمیت کارکنوں کی بڑی تعداد جمع ہوگئی..... ایس ایچ او بہادرآباد زاہد حسین کے مطابق جاں بحق ہونے والوں میں جمعیت علماء اسلام (س) سندھ کے جنرل سیکریٹری ۴۸ سالہ مفتی عثمان یار خان ولد اسفندیار، ان کے معاون ۳۵ سالہ محمد علی ولد ابوبکر اور اسی جماعت کے ذمہ دار ۴۰ سالہ محمد رفیق ولد فضل الرحمن شامل ہیں، جب کہ ان کا ڈرائیور فہد اقبال ولد زاہد اقبال زخمی ہوا، جس کی حالت خطرے سے باہر بتائی جاتی ہے۔ پولیس کے مطابق مذکورہ حملے میں جاں بحق ہونے والے مفتی عثمان یار خان کو سر، سینے، کہنی، کندھے اور بازو سمیت اوپری حصے پر ۷ گولیاں لگیں، جب کہ محمد رفیق کو سینے بازو اور کندھے پر ۳ اور محمد علی کو سر اور گردن کے عقبی حصے پر ۲ گولیاں لگیں..... دوسری جانب جمعیت علماء اسلام (س) کے ترجمان حماد مدنی نے امت کو بتایا کہ مفتی عثمان یار خان جاں بحق ہونے والے اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ صدر میں پارٹی اجلاس سے واپس آرہے تھے کہ انہیں دہشت گردوں نے ٹارگٹ کیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ مذکورہ اجلاس کراچی آپریشن کے حوالے سے تھا۔ حماد مدنی کے مطابق جاں بحق ہونے والے مفتی عثمان یار خان گلستان جوہر بلاک ۱۵ میں واقع مدرسہ دارالخیر کے نائب مہتمم اور مدرسے کے احاطے میں رہائش پذیر تھے۔ ان کا آبائی تعلق خیبر پختونخوا سے تھا، انہوں نے سوگواران میں ۲ بیوہ اور ۹ بچوں کو چھوڑا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مفتی عثمان یار خان عام انتخابات ۲۰۱۳ء میں حلقہ NA-258 سے متحدہ دینی محاذ کے پلیٹ فارم سے کھڑے ہوئے تھے جب کہ جاں بحق ہونے والے محمد رفیق اور محمد علی بھی مدرسے کے احاطے میں رہائش پذیر اور ان کا آبائی تعلق خیبر پختونخوا سے تھا.....۔“

(روزنامہ امت ۱۸ جنوری ۲۰۱۴ء)

مفتی محمد عثمان یار خان ان علماء اور راہنماؤں میں سے تھے، جو صلح جو اور امن پسند تھے، ہر طبقہ میں انہیں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور شہر کراچی میں کوئی سیاسی مسئلہ ہوتا یا کوئی مذہبی معاملہ آپ اس کو سلجھانے اور اصلاح کے لئے ہمیشہ پیش پیش ہوتے اور ہر طبقہ فکر میں بلا روک ٹوک چلے جاتے تھے۔ ایک عرصہ سے انہیں دھمکیاں مل رہی تھیں اور انہوں نے اعلیٰ حکام کو اس نازک صورت حال پر اپنی سیکورٹی کی طرف توجہ دلائی، لیکن انہوں نے آپ کی حفاظت کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں کیا، جس کا نتیجہ آپ کی شہادت کی صورت میں نکلا۔

اس سانحہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم، نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مرکزی راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا، مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے تمام ذمہ داران نے حضرت مولانا کی شہادت کو علماء کی شہادتوں کا تسلسل قرار دیا اور اس واقعہ کی بھرپور مذمت کی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ مولانا کو جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے، ان کے بچوں اور گھر والوں کی کفایت فرمائے۔ ان کے شاگردوں، دوستوں، لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازیں اور پاکستان بالخصوص کراچی شہر کو امن کا گہوارہ بنائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

اسلام .... دینِ رحمت

مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی

امریکا اور اس کے خوشامدی ممالک اور مغرب گزیدہ میڈیا ''اسلامی دہشت گردی'' کی اصطلاح بڑے شد و مد سے استعمال کر رہے ہیں، یہ طاقتیں اپنے اس بے بنیاد اور غلط پروپیگنڈے کے ذریعہ عالمی برادری کو یہ باور کرانا چاہتی ہیں کہ عصرِ حاضر میں امن عالم کے لئے سب سے بڑا خطرہ اسلام اور اس کے پیرو مسلمان ہیں، افسوس و حیرت تو اس پر ہے کہ اہنسا کا پجاری ہندوستان اپنے حکمرانوں کی غلط سوچ کی بنا پر آج امریکا اور اسرائیل کی اسلام مخالف سرگرمیوں میں ان کا ہمنوا اور شریک کار بن گیا ہے، جبکہ امریکا اور اسرائیل کے جارحانہ رویے عالمی برادری پر اپنی بالادستی جتانے کے لئے اپنے سے کمزور ملکوں کے خلاف بغیر کسی معقول وجہ کے سفاکانہ اقدامات کے پیش نظر کوئی منصف مزاج اور حقیقت پسند، انہیں دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد یقین کیے بغیر نہیں رہ سکتا، رہا آزاد ہندوستان کی حکومتوں اور اس کے اہل مناصب اور کارپردازوں کا معاملہ تو ملک کی اقلیتوں اور کمزور طبقوں کے خلاف ان کے ظلم و جبر اور دہشت گردیوں کی داستان بڑی طویل ہے، جہاں حکومتوں کے زیر سایہ تیس ہزار سے زائد مسلم کش فسادات ہو چکے ہیں، جن میں نہ جانے کتنے زندہ انسانوں کو نذر آتش کر دیا گیا، نہ جانے کتنے معصوم بچوں اور کمزور عورتوں کو تہ تیغ کر دیا گیا اور دہشت گردی کا ایسا کھلا مظاہرہ کیا گیا کہ دنیا چیخ پڑی، مگر ان ''اسلامی دہشت گردی'' کا رونا رونے والوں کی آنکھ تک نہ بھیگی، دہشت گردوں کا یہ ٹولہ اپنے جرائم سے دنیا کی نگاہیں پھیرنے کی غرض سے ''اسلامی دہشت گردی'' کا واویلا مچا رہا ہے اور اپنے سرکاری ذرائع کے ذریعہ ملک میں جب بھی کوئی ایسا حادثہ پیش آتا ہے، اسے مذہب اسلام اور قوم مسلم سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا دہشت گردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے بلکہ اگر یہ دعویٰ کیا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ دنیائے مذاہب میں دہشت گردی کا سب سے بڑا مخالف اگر کوئی مذہب ہے تو وہ اسلام ہی ہے، کیونکہ ادیان و ملل کی طویل فہرست میں اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس کی ہر چیز میں دہشت و وحشت کی بجائے شفقت و رحمت نمایاں ہے، اس کا خدا ''رب العالمین'' تمام عالم کا پالنے والا ہے، رحمٰن و رحیم ہے، اس کے خدا کی تمام صفتوں میں رحمت و رافت غالب ہے، اس کی آسمانی کتاب قرآن حکیم میں تین سو سے زائد آیات میں صفتِ رحمت کا ذکر ہے حتیٰ کہ اس کتاب مقدس کی ابتداء اسم ذات اللہ کے بعد رحمٰن و رحیم سے ہوتی ہے۔ جس میں صاف لفظوں میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ: ''کَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ''... تمہارے رب اور پالنہار نے اپنے اوپر رحمت ثبت کر لی ہے....

جس کی صلائے عام ہے کہ خدائے رؤف و رحیم کے قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں اور اس کے احکام کے توڑنے والوں کو بھی اس کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہئے:

''قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلٰى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.'' (الزمر:۵۳)

ترجمہ: ''اے محمد (ﷺ)! اعلان کر دیجئے کہ میرے جن بندوں نے نافرمانی کر کے اپنے اوپر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کرتا ہے، بلاشبہ وہی بخشنے والا، رحمت والا ہے۔''

ایک حدیث پاک میں اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں کی تعبیر ان الفاظ میں کی گئی ہے: ''رحمتی سبقت علی غضبی ''... میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے... پہاڑ کے برابر گناہ بھی رحمت

ختم نبوت کانفرنس، ماموں کانجن

ماموں کانجن... شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ماموں کانجن ضلع فیصل آباد میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی چیلنج کرتے تھے کہ اگر ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی کی کارروائی منظر عام پر آ جاتی تو آدھا پاکستان مرزائی بن جاتا... اب میں جماعت مرزائیہ کے لاٹ پادری مرزا مسرور سے پوچھتا ہوں کہ بتاؤ کارروائی شائع ہونے کے بعد کتنے مسلمان مرزائی بنے ہیں؟ جبکہ ہمارے پاس بہت بڑی تعداد کی پوری فائلیں ہیں: نام، ولدیت، قوم، علاقہ تحصیل و ضلع ایک ایک کا بتلا سکتے ہیں کہ انہوں نے مرزائیت پر لعنت بھیج کر دامن مصطفیٰ سے اپنا رشتہ جوڑ لیا ہے۔

ان عقل کے اندھوں کو الٹا نظر آتا ہے مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

خداوندی کے آگے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

مذہب اسلام کا رسول اور ہادی و پیغمبر بھی "رحمۃ للعالمین" اور سراسر رحمت وشفقت ہے، اللہ پاک کا ارشاد ہے: "وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین"... ہم نے آپ کو تمام عالم کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔

ایک حدیث میں آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے: "انا نبی الرحمۃ انا رسول الرحمۃ"... میں نبی رحمت اور رسول رحمت ہوں... ایک اور حدیث میں فرمایا گیا: "انا رحمۃ مھداۃ"... میری ذات سراپا رحمت ہے جو خلق خدا کو منجانب اللہ بطور عطیہ مرحمت کی گئی ہے۔

مذہب اسلام دشمنوں کے ساتھ بھی بے انصافی کو پسند نہیں کرتا اور جادۂ انصاف پر قائم رہنے کی تاکید کرتا ہے:

"یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ." (المائدہ:۸)

ترجمہ: "اے ایمان والو! آمادہ رہو اللہ کے واسطے گواہی دینے کو انصاف کی اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو، انصاف کرو، یہی بات زیادہ نزدیک ہے تقویٰ سے اور اللہ سے ڈرتے رہو اللہ کو خوب خبر ہے جو تم کرتے ہو۔"

مذہب اسلام کی امن پسندی اور عفو ودرگزر کا یہ عالم ہے کہ وہ ذاتی معاملات میں انسانی نفسیات کا لحاظ کرکے اگرچہ مظلوم کو اس کا حق دیتا ہے کہ وہ چاہے تو برابر کا بدلہ لے لے، لیکن اسی کے ساتھ عفو ودرگزر کو بدلہ لینے سے بہتر قرار دیتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو اس پر اجر وثواب کی بشارت دیتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

"وَجَزٰؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ." (شوریٰ:۴۰)

ترجمہ: "اور برائی اور ظلم وزیادتی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے، لیکن جو شخص معاف کردے اور صلح وصفائی کرلے تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

ایک دوسری آیت میں فرمایا:

"وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ" (النحل:۱۲۶)

ترجمہ: "اور اگر تم پر سختی کی گئی تو تم بھی ویسی ہی سختی کرلو جیسی تمہارے ساتھ کی گئی، اگر تم صبر سے کام لو تو وہ صبر کرنے والوں کے لئے بہتر ہے۔"

نبی رحمت ﷺ کا پاک ارشاد ہے:

ترجمہ: "تم دوسروں کی دیکھا دیکھی کرنے والے نہ بنو کہ یوں کہنے لگو: اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں تو ہم بھی ان کے ساتھ بھلائی کریں اور اگر لوگ ہمارے ساتھ ظلم کا برتاؤ کریں تو ہم بھی ان پر ظلم کریں: بلکہ تم اپنے آپ کو اس بات پر قائم رکھو کہ اگر لوگ بھلائی کریں تو تم بھی بھلائی کرو اور اگر لوگ بُرا سلوک کریں تب بھی تم ظلم نہ کرو۔"

خود نبی کریم ﷺ کا طرز حیات یہ تھا:

ترجمہ: "آپ ﷺ نے اپنے ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، البتہ جب اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کا ارتکاب کیا جاتا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا حکم ٹوٹنے کی وجہ سے سزا دیتے تھے۔"

چنانچہ سیر کی کتابوں میں مذکور ہے کہ ایک دن آپ ﷺ کے یہاں ایک اجنبی مہمان آیا، آپ نے اسے کھانا کھلایا اور سونے کا انتظام بھی فرمادیا، وہ شخص بدنیتی ودشمنی کے ساتھ آپ کے یہاں آیا تھا، چنانچہ صبح سویرے بستر پر غلاظت کرکے قبل اس کے کہ لوگ بیدار ہوں اٹھ کر چلا گیا صبح کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی خبر گیری کو آئے اور بستر پر غلاظت دیکھی تو اپنے دست مبارک سے اسے دھویا پھر دیکھا کہ وہ شخص جاتے ہوئے اپنے تلوار وہیں بھول گیا ہے، کچھ دور جاکر اسے اپنی تلوار یاد آئی تو آہستہ آہستہ واپس آیا کہ ابھی لوگ سو رہے ہوں گے، میں تلوار لے کر واپس چلا جاؤں گا: مگر اس نے دیکھا کہ رسول پاک اپنے مبارک ہاتھوں سے بستر کو صاف کررہے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 32545573

جب اسے دیکھا تو بجائے اس کے کہ اس کی اس ناپسندیدہ حرکت پر اسے ڈانٹتے، دھمکاتے، نہایت نرمی سے فرمایا: تم اپنی تلوار بھول گئے تھے، یہ رکھی ہے لے لو... آپ کے اس سلوک کریمانہ پر وہ بے ساختہ پکارا تھا: ''اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ واشھد ان محمد رسول اللّٰہ '' یہ ہے اسلام کی تعلیم اور ہادیٔ اسلام کا طرز عمل۔

اسلام ظلم وتشدد کو ایک لمحہ کے لئے بھی روا نہیں رکھتا، اس کے نزدیک ظلم وتشدد سے انسانی فطرت مسخ ہوجاتی ہے، معاشرہ تباہ ہوجاتا ہے اور دنیا ویران ہوجاتی ہے، اس لئے قرآن حکیم میں عدل وانصاف کی توصیف وتعریف سے کہیں زیادہ ظلم کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ قرآن کریم کے نزدیک ظالم ہدایت الٰہی سے محروم ہوجاتا ہے: ''انا اعتدنا للظالمین عذاباً الیما '' ...ہم نے ظلم کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے....

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامۃ'' ... ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تہہ بہ تہہ اندھیرا ہوجائے گا...

ایک حدیث میں ارشاد ہے: ''اتقوا من دعوۃ المظلوم فانھا لیس بینھا وبین اللّٰہ حجاب '' ... مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں...

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

اسلام کے نزدیک ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی ایک کنبہ ہے اور سب کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتا ہے:

''الخلق کلھم عیال اللّٰہ فاحب الخلق عنداللّٰہ من احسن الی عیالہٖ''

ترجمہ: ''ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے پیاری وہ مخلوق ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ حسن سلوک کرے۔''

اسلام سارے انسانوں کو انسانیت کے رشتہ سے بھائی مانتا ہے اور ان کو بھائیوں کی طرح باہمی اتحاد واتفاق کے ساتھ رہنے کی تلقین کرتا ہے:

ترجمہ: ''ایک دوسرے سے تعلقات نہ توڑو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، ایک دوسرے سے کینہ نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور خدا کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔''

انسان تو انسان ہیں، اسلام جانوروں کو بھی ایذا پہنچانے اور تکلیف دینے کی بہ تاکید ممانعت کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہیں کہ ایک عورت کو محض اس بنا پر عذاب ہوا کہ اس نے ایک بلی کو باندھ کر اس کا کھانا پینا بند کردیا تھا، جس سے وہ مرگئی، جانوروں پر شفقت کی یہ انتہا ہے کہ غصہ اور جھنجھلاہٹ میں بھی انہیں کوسنے اور ان پر لعنت بھیجنے تک کی ممانعت ہے۔ اسلام کی ہدایت ہے کہ جو جانور جس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے، اس سے وہی کام لینا چاہئے۔

غرضیکہ اسلام کی تعلیمات واحکامات سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ یہ ایک دین رحمت ہے، اس میں ظلم وجبر، دہشت گردی اور جارحیت کی کوئی گنجائش نہیں ہے، اس لئے جو لوگ اسلام کے دامن رحمت ورافت پر دہشت گردی اور جبر وتشدد کا دھبہ لگانے کی لاحاصل کوشش میں لگے ہیں، دراصل ان کا دل ودماغ اور ان کی فکر ونظر بجائے خود دہشت گردی کے جنون میں مبتلا ہے، فی الواقع یہی لوگ دہشت گردی کے جراثیم سے دنیا کو آلودہ کررہے ہیں، دہشت گردی انہیں کے کوکھ سے جنم لیتی ہے اور وہی اس کی نشوونما کرکے اسے پروان چڑھاتے ہیں، جس دن اس حقیقت کو تسلیم کرلیا جائے گا یقین جانئے اسی دن سے دنیا دہشت گردی کی لعنت سے پاک ہوجائے گی۔☆☆

مرحومین کے لئے دعائے مغفرت

لندن... گزشتہ دنوں مانسہرہ اچھڑیاں کے استاذ العلماء حضرت مولانا رسول خانؒ کے فرزندار جمند ستر سالہ بزرگ محمد عرفان صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان کے اکاؤنٹنٹ بھائی جمال عبدالناصر کے سانحہ ارتحال پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن سینٹر کے مبلغ مولانا مفتی محمود الحسن صاحب اور ان کے رفقاء نے اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ مرحومین کی مغفرت کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی کامل مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

خطباتِ نبویہ کی مختصر جھلک

مولانا گل نواز ایوبی

خطابت درحقیقت نبوت کی اہم ترین ضروریات میں سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ فرعون کے دربار میں جاکر اُسے دعوت دیں تو آپ علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں یوں دعا کی: "میری زبان کی گرہ کھول دے کہ لوگ میری بات سمجھیں"۔ سید الانبیاء ﷺ کو اور صفات کی طرح بارگاہِ الٰہی سے یہ وصف بھی خاص عطا کیا گیا تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے تحدیث بالنعمت کے طور پر فرمایا:

"انا اعربکم، انا من قریش
ولسانی لسان بنی سعد بن بکر."

(طبقات ابن سعد بحوالہ سیرۃ النبی)

تمام عرب میں دو قبیلے: قریش اور بنو ہوازن فصاحت و بلاغت میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ قریش خود حضور ﷺ کا قبیلہ تھا اور بنوہوازن کی شاخ بنوسعد میں آپ ﷺ نے پرورش پائی تھی۔

آپ ﷺ کا طرزِ خطاب اور جوش وجذبہ:

آپ ﷺ نہایت سادہ طریقے پر خطبہ دیتے تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی زمین پر، کبھی منبر پر، کبھی اونٹ پر، جس جگہ جیسا موقع پیش آیا خطبہ دے دیا۔ بسا اوقات موقع مناسبت سے آپ ﷺ کے خطبوں میں جذبہ وجوش بیان کا یہ حال ہوتا کہ آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ اور آواز نہایت بلند ہو جاتی تھی، گویا ایسا معلوم ہوتا کہ کسی فوج کو ابھار رہے ہیں، جوش بیان میں جسد مبارک جھوم جاتا۔

آپ ﷺ کے اس انداز کی منظر کشی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں کی ہے:

"سمعت رسول اللہ ﷺ علی المنبر یقول: یاخذ الجبار سمٰوتہ وارضیہ بیدہ وقبض یدہ فجعل یقبضها ویبسطها، ثم یقول: انا الملک، این الجبارون؟ این المتکبرون؟ قال: ویتمایل رسول اللہ ﷺ عن یمینه وعن شماله حتی نظرت الی المنبر یتحرک اسفل شیء منه حتی انی لأقول أساقط ھو برسول اللہ ﷺ."

(ابن ماجہ، باب ذکر البعث)

ترجمہ: "میں نے حضور ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے سنا، فرمارہے تھے: خداوند صاحب جبروت زمین وآسمان کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا، پھر کہے گا: میں ہی بادشاہ ہوں، کہاں ہیں ظالم؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟ (یہ بیان کرتے ہوئے) آپ ﷺ مٹھی بند کر لیتے تھے اور پھر کھول دیتے تھے۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دوران) آپ ﷺ کا جسم مبارک کبھی دائیں کبھی بائیں جھکتا تھا، یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا تو اس کا سب سے نچلا حصہ بھی اس قدر ہل رہا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ آپ ﷺ کو لے کر گر تو نہیں پڑے گا"۔

حضور ﷺ کے خطبات کی نوعیت اور فصاحت وبلاغت:

آپ ﷺ کی ذات اقدس بیک وقت زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط تھی۔ آپ ﷺ ایک طرف داعی مذہب تھے تو فاتح بھی تھے، امیر الجیش تھے تو قاضی بھی تھے، اسی وجہ سے آپ ﷺ کے خطبات بھی جدا جدا ہوتے تھے، بحیثیت داعی مذہب جو خطبہ دیتے تھے نہایت مدلل ہوتا تھا اور بحیثیت جنگی کمانڈر کے جو خطبہ دیتے وہ نہایت جوشیلا اور برانگیختہ کرنے والا ہوتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کے تمام خطبات موقع محل کی مناسبت سے ہوتے تھے اور بلاغت کا بھی یہی اقتضاء ہے، چنانچہ غزوۂ حنین کے موقع پر جب آپ ﷺ نے مال غنیمت مؤلفۃ القلوب کو دیا تو بعض انصاری نوجوانوں کو افسوس ہوا۔ حضور ﷺ نے تمام انصار کو جمع کرکے ایسا خطبہ دیا کہ سارا مجمع پکار اٹھا: "رضینا رضینا" وہی انصار جو چند لمحے قبل کبیدہ خاطر ہو رہے تھے، اس قدر روئے کہ داڑھیاں تر ہوگئیں۔ خطبہ کے چند فقرے ملاحظہ فرمائیں:

"یا معشر الأنصار! الم أجدکم ضلالاً فھداکم اللہ بی؟ وکنتم متفرقین فألفکم اللہ بی وعالۃ فاغناکم اللہ بی أترضون أن یذھب الناس بالشاۃ والبعیر وتذھبون بالنبی إلی رحالکم فواللہ لما تنقلبون به خیر مما ینقلبون."

ترجمہ: "اے گروہ انصار! کیا میں نے تم

کو گمراہ نہیں پایا؟ پس خدا نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت دی۔ تم متفرق تھے، خدا نے میری وجہ سے تم کو آپس میں جمع کر دیا۔ تم محتاج تھے، خدا نے میری وجہ سے تم کو غنی کر دیا۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے کر جائیں اور تم اپنے گھر میں خود پیغمبر کو لے جاؤ۔ خدا کی قسم! تم لوگ جو لے کر واپس جاتے ہو، وہ اس سے بہتر ہے جس کو وہ لے جا رہے ہیں۔"

حضور ﷺ کا بحیثیت رسول سب سے پہلا خطاب:

"وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ" کے نزول کے بعد آپ ﷺ نے تمام قریش کو جمع کر کے خطبہ دینا چاہا، تو صفا پہاڑی پر چڑھ کر سب سے پہلے "یا صباحاہ!" کی زوردار صدا بلند کی، جسے سن کر تمام لوگ چونک اٹھے اور آپ ﷺ کے ارد گرد جمع ہو گئے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: "بتاؤ! اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے دامن سے ایک فوج نکلا چاہتی ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟۔ سب نے جواب دیا: اب تک آپ کی نسبت ہم کو کسی قسم کی دروغ گوئی کا تجربہ نہیں ہوا۔ جب آپ ﷺ نے یہ اقرار لے لیا تو فرمایا: "إِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ"۔ "میں تمہیں ایک ایسے سخت عذاب سے ڈرا رہا ہوں جو تمہارے سامنے ہے"۔

حضور ﷺ کا فاتحانہ خطاب:

فتح مکہ کے موقع پر فاتحانہ حیثیت سے آپ ﷺ نے خطبہ سلطنت خلافت الٰہی کے منصب سے ادا کیا، جس کا خطاب اہل مکہ سے نہیں بلکہ تمام عالم سے تھا۔ چند فقرے ملاحظہ فرمائیں:

"لا إله إلا الله وحده لا شريك له صدق وعده ونصر عبده، هزم الأحزاب وحده. الا كل مأثرة أو دم أو مال يدعى فهو تحت قدمي هاتين إلا سدانة البيت وسقاية الحجاج يا معشر قريش! إن الله قد أذهب عنكم نخوة الجاهلية وتعظمها بالآباء، الناس من آدم وآدم من تراب۔"

ترجمہ: "ایک خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس نے اپنا وعدہ سچا کیا، اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور تمام جتھوں کو تنہا توڑ دیا۔ ہاں! تمام مفاخر، تمام انتقامات اور خون بہائے قدیم سب میرے قدموں کے نیچے ہیں۔ صرف حرم کعبہ کی تولیت اور حجاج کی آب رسانی اس سے مستثنیٰ ہے۔ اے قوم قریش! اب جاہلیت کا غرور اور نسبت کا افتخار خدا نے مٹا دیا۔ تمام لوگ آدم علیہ السلام کی نسل سے ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنے ہیں۔"

آپ ﷺ کا مہتم بالشان خطبہ:

آپ ﷺ کا مہتم بالشان خطبہ وہی ہے جو آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے آخری آنسو جو اپنی امت کے غم میں بہے، اسی میں جمع ہیں۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد خطبہ کا پہلا دردانگیز فقرہ یہ تھا:

"أيها الناس! اسمعوا فإني لا أدري لعلي لا ألقاكم بعد عامي هذا، في موقفي هذا، في شهركم هذا، في بلدكم هذا۔"

ترجمہ: "لوگو سنو! شاید میں اس سال کے بعد اس جگہ، اس مہینے میں اور اس شہر میں تم سے نہ مل سکوں۔"

بقول سید سلیمان ندوی "غالباً یہ سادہ سا جملہ تھا کہ یہ میری عمر کا آخری سال ہے، مگر انداز بیان نے اس مفہوم کو ایسا زوردار بنایا کہ اجتماع کی غرض وغایت سب کے سامنے آ گئی، جسے سن کر سارا مجمع تڑپ کر رہ گیا" پھر اس کے بعد اصل پیغام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

"لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے اور بے شک تمہارا باپ ایک ہے۔ ہاں! عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر، سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں، مگر تقویٰ کے ساتھ۔"

عرب میں فساد کے دو بڑے اسباب ادائے سود اور مقتول کے انتقام کے بارے میں فرمایا:

"جاہلیت کے تمام خون (یعنی انتقام خون) باطل کر دیئے گئے اور سب سے پہلے میں (اپنے خاندان کا خون) ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون باطل کرتا ہوں۔ اور جاہلیت کے تمام سود بھی باطل کر دیئے گئے اور سب سے پہلے اپنے خاندان کا سود عباسؓ بن عبدالمطلب کا سود

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

"باطل کرتا ہوں۔"

خاتمہ تقریر کے بعد حضور ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا کہ: "انتم مسؤلون عنی فما انتم قائلون؟" "تم سے خدا کے ہاں میری نسبت پوچھا جائے گا تم کیا جواب دو گے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم کہیں گے آپ ﷺ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر "اللّٰھم اشھد اللّٰھم اشھد اللّٰھم اشھد" بار بار اللہ کو پکارا کہ مخلوق خدا کے دل پگھل گئے، آنکھیں پانی بن گئیں اور روحیں انسانی جسموں کے اندر تڑپ کر الامان الغیاث کی صدائیں بلند کرنے لگیں۔

خطباتِ نبوی کی اثر انگیزی:

آپ ﷺ کے خطبات تاثیر اور رقت میں درحقیقت معجزۂ الٰہی تھے، پتھر سے پتھر دل بھی لمحوں میں موم ہو جاتے تھے۔ ایک صحابی حضور ﷺ کے ایسے ہی خطبہ کی منظر کشی یوں کرتے ہیں:

"وعظنا رسول اللّٰہ ﷺ یوما بعد صلوۃ الغداۃ موعظۃ بلیغۃ ذرفت منھا العیون و جلت منھا القلوب۔"

(ترمذی و ابوداود بحوالہ سیرۃ النبی)

ترجمہ: "صبح کی نماز کے بعد آنحضرت ﷺ نے ایک دن ایسا مؤثر وعظ کہا کہ آنکھیں اشک ریز ہو گئیں اور دل کانپ اٹھا۔"

ایک اور مجلس وعظ کے تاثر کی کیفیت حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

"قام رسول اللّٰہ ﷺ خطیبًا تذکر فتنۃ القبر التی یفتن بھا المرء فلما ذکر ذلک ضج المسلمون ضجۃ۔"

(بخاری بحوالہ سیرۃ النبی)

ترجمہ: "آنحضرت ﷺ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور اس میں فتنۂ قبر کو بیان کیا جس میں انسان کی آزمائش کی جائے گی، جب یہ بیان کیا تو مسلمان چیخ اٹھے۔"

کتب احادیث و سیرۃ میں خطبات رسول ﷺ محفوظ ہیں۔ ان خطبات کو آپ ﷺ نے اس وقت کی انسانیت پر پیش کیا جس کی بدولت:

"خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے"

آج بھی ضرورت اس بات کی ہے کہ خطبات نبوی کی روشنی میں انفرادی و اجتماعی و عالمی سطح پر انسان کو شعور دے کر انسانیت کو ترقی کی معراج پر لے چلیں۔ ☆☆☆

اشعارِ ختم نبوت

انتخاب: مولانا ڈاکٹر محمد الیاس فیصل، مدینہ منورہ

شب و روز مشغول صلی علیٰ ہوں
میں وہ چاکرِ خاتمِ انبیاء ہوں
نگاہِ کرم سے نہ محروم رکھیو
تمہارا ہوں میں گر بھلا یا برا ہوں

(عبداللہ)

لاکھوں سلام آپ پہ سلطانِ آرزو
لاکھوں آپ پہ ایمانِ آرزو
وہ جانِ آرزو ہے، وہ ایمانِ آرزو
ختم رسل کا اسوہ ہے سامانِ آرزو

(راز کاشمیری ۱۹۸۶ء)

آفتاب آئے، ماہتاب آئے
سب سے آخر میں آنجناب ﷺ آئے
ساری دنیا مثالِ دوزخ تھی
آپ ﷺ ہی خلد در رکاب آئے

(سید ابومعاویہ ابوذر بخاری)

انبیاء آتے رہے پہلے بھی اے ختم رسل
تیرے آنے کا یہ پیغام تھا تجھ سے پہلے
اللہ اللہ یہ اعزاز، یہ تقدیس و مقام
زینتِ عرش ترا نام تھا تجھ سے پہلے

(محمد عباس اثر)

کعبۂ جاں قبلۂ قلب و نظر پیدا ہوئے
خواجۂ کونین شاہِ بحر و بر پیدا ہوئے
اب نہ اتریں گے صحیفے اب نہ آئیں گے رسول
لے کے قرآن آخری پیغامبر پیدا ہوئے

(احسان دانش)

سود: انسانوں کو ہلاک کرنے والا گناہ

مولانا محمد نجیب قاسمی سنبھلی، ریاض

مال اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے، جس کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے، لیکن شریعت اسلامیہ نے ہر شخص کو مکلف بنایا ہے کہ وہ صرف جائز حلال طریقہ سے ہی مال کمائے، کیونکہ کل قیامت کے دن ہر شخص کو مال کے متعلق اللہ رب العزت کو جواب دینا ہوگا کہ کہاں سے کمایا، یعنی وسائل کیا تھے اور کہاں خرچ کیا یعنی مال سے متعلق حقوق العباد یا حقوق اللہ میں کوئی کوتاہی تو نہیں کی۔

مال کی نعمت اور ضرورت ہونے کے باوجود، خالق کائنات اور تمام نبیوں کے سردار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کو متعدد مرتبہ فتنہ، دھوکے کا سامان اور محض دنیاوی زینت کی چیز قرار دیا ہے۔ س کا مطلب یہ نہیں کہ ہم مال ودولت کے حصول کے لئے کوئی کوشش ہی نہ کریں، کیونکہ حلال رزق کا طلب کرنا اور اس سے بچوں کی تربیت کرنا خود دین ہے، بلکہ مقصد یہ ہے کہ اللہ کے خوف کے ساتھ زندگی گزاریں اور اخروی زندگی کی کامیابی کو ہر حال میں ترجیح دیں، کہیں کوئی معاملہ درپیش ہو تو اخروی زندگی کو داؤ پر لگانے کے بجائے فانی دنیاوی زندگی کے عارضی مقاصد کو نظر انداز کردیں، نیز شک وشبہ والے امور سے بچیں۔

ان دنوں حصول مال کے لئے ایسی دوڑ شروع ہوگئی ہے کہ اکثر لوگ اس کا بھی اہتمام نہیں کرتے کہ مال حلال وسائل سے آرہا ہے یا حرام وسائل سے بلکہ کچھ لوگوں نے تو اب حرام وسائل کو مختلف نام دے کر اپنے لئے جائز سمجھنا شروع کردیا ہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مشتبہ چیزوں سے بھی بچنے کا حکم دیا ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ صرف حلال وسائل پر ہی اکتفا کرے، جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"حرام مال سے جسم کی بڑھوتری نہ کرو، کیونکہ اس سے بہتر آگ ہے۔" (ترمذی)

نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"حرام کھانے، پینے اور حرام پہننے والوں کی دعائیں قبول نہیں ہوتی ہیں۔" (مسلم)

سود کیا ہے؟

وزن کی جانے والی یا کسی پیمانے سے ناپے جانے والی ایک جنس کی چیزیں اور روپے وغیرہ میں دو آدمیوں کا اس طرح معاملہ کرنا کہ ایک کو عوض کچھ زائد دینا پڑتا ہو، ربا اور سود کہلاتا ہے، جس کو انگریزی میں Interest یا Usury کہتے ہیں۔ جس وقت قرآن کریم نے سود کو حرام قرار دیا اس وقت عربوں میں سود کا لین دین متعارف اور مشہور تھا اور اس وقت سود اسے کہا جاتا تھا کہ کسی شخص کو زیادہ رقم کے مطالبہ کے ساتھ قرض دیا جائے خواہ لینے والا اپنے ذاتی اخراجات کے لئے قرض لے رہا ہو یا پھر تجارت کی غرض سے، نیز وہ Simple Inerest ہو یا Compound Interest یعنی صرف ایک مرتبہ کا سود ہو یا سود پر سود۔ مثلاً زید نے بکر کو ایک ماہ کے لئے سو روپے بطور قرض اس شرط پر دیئے کہ وہ ایک سو دس روپے واپس کرے تو یہ سود ہے، البتہ قرض لینے والا اپنی خوشی سے قرض کی واپسی کے وقت اصل رقم سے کچھ زائد رقم دینا چاہے تو یہ جائز ہی نہیں بلکہ ایسا کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے، لیکن پہلے سے زائد رقم کی واپسی کا کوئی معاملہ طے نہ ہوا ہو، بینک میں جمع شدہ رقم پر پہلے سے متعین شرح پر بینک جو اضافی رقم دیتا ہے، وہ بھی سود ہے۔

سود کی حرمت:

سود کی حرمت قرآن وحدیث سے واضح طور پر ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔" (البقرۃ:۲۷۵)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے خرید وفروخت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔"

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ۔" (البقرۃ:۲۷۶)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔"

جب سود کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو لوگوں کا دوسروں پر جو کچھ بھی سود کا بقایا تھا، اس کو بھی لینے سے منع فرمادیا گیا:

"وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔" (البقرۃ:۲۷۸)

ترجمہ: ”سود کا بقایا بھی چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔“

سود لینے اور دینے والوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا اعلانِ جنگ:

سود کو قرآن کریم میں اتنا بڑا گناہ قرار دیا ہے کہ شراب نوشی، خنزیر کھانے اور زناکاری کے لئے قرآن کریم میں وہ لفظ استعمال نہیں کئے گئے جو سود کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے استعمال کئے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔“ (البقرہ:۲۷۸،۲۷۹)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو، اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو، اور اگر ایسا نہیں کرتے تو تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔“

سود کھانے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلانِ جنگ ہے اور یہ ایسی سخت وعید ہے جو کسی اور بڑے گناہ، مثلاً زنا کرنے، شراب پینے کے ارتکاب پر نہیں دی گئی۔

مشہور صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص سود چھوڑنے پر تیار نہ ہو تو خلیفۂ وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سے توبہ کرائے اور باز نہ آنے کی صورت میں اس کی گردن اڑادے۔ (تفسیر ابن کثیر)

سود کھانے والوں کے لئے قیامت کے دن کی رسوائی وذلت:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سود کھانے والوں کے لئے کل قیامت کے دن جو رسوائی وذلت رکھی ہے، اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں کچھ اس طرح فرمایا:

”اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ۔“ (البقرہ:۲۷۵)

ترجمہ: ”جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں) اٹھیں گے تو اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو۔“

سود کی بعض شکلوں کو جائز قرار دینے والوں کے لئے فرمان الٰہی ہے:

”ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔“ (البقرہ:۲۷۵)

ترجمہ: ”یہ ذلت آمیز عذاب اس لئے ہوگا کہ انہوں نے کہا تھا کہ بیع بھی تو سود کی طرح ہوتی ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیع یعنی خرید وفروخت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔“

سود کھانے سے توبہ نہ کرنے والے لوگ جہنم میں جائیں گے:

”فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ فَانْتَھٰی فَلَہٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ۔“ (البقرہ:۲۷۵)

ترجمہ: ”لہٰذا جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آگئی اور وہ (سودی معاملات سے) باز آگیا تو ماضی میں جو کچھ ہوا وہ اسی کا ہے اور اس کی (باطنی کیفیت) کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ ہے اور جس شخص نے لوٹ کر پھر وہی کام کیا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔“

غرضیکہ سورۂ بقرہ کی ان آیات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو ہلاک کرنے والے گناہ سے سخت الفاظ کے ساتھ بچنے کی تعلیم دی ہے اور فرمایا کہ سود لینے اور دینے والے اگر توبہ نہیں کرتے تو وہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ نیز فرمایا کہ سود لینے اور دینے والوں کو کل قیامت کے دن ذلیل ورسوا کیا جائے گا اور وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سود سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی ہے اور سود لینے اور دینے والوں کے لئے سخت وعیدیں سنائی ہیں، جن میں سے بعض احادیث ذیل میں ذکر کی جا رہی ہیں۔

سود کے متعلق نبی اکرم ﷺ کے ارشادات:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سود کی حرمت کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”(آج کے دن) جاہلیت کا سود چھوڑ دیا گیا اور سب سے پہلا سود جو میں چھوڑتا ہوں وہ ہمارے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا سود ہے، وہ سب کا سب ختم کر دیا گیا ہے چونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سود کی حرمت سے قبل لوگوں کو سود پر قرض دیا کرتے تھے، اس لئے آپؐ نے فرمایا کہ آج کے دن ان کا سود جو دوسرے لوگوں کے ذمہ ہے وہ ختم کرتا ہوں۔“

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ سات بڑے گناہ کون سے ہیں، جو انسانوں کو ہلاک کرنے والے ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (۱) شرک کرنا، (۲) جادو کرنا، (۳) کسی شخص کو ناحق قتل کرنا، (۴) سود کھانا، (۵) یتیم کے مال کو ہڑپنا، (۶) کفار کے ساتھ جنگ کی صورت میں میدان سے بھاگنا، (۷) پاک دامن

عورتوں پر تہمت لگانا۔'' (بخاری ومسلم)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے اور دینے والے، سودی حساب لکھنے والے اور سودی شہادت دینے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔ سود لینے اور دینے والے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کے الفاظ حدیث کی ہر مشہور ومعروف کتاب میں موجود ہیں۔ (مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''چار شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے لازم کرلیا ہے کہ ان کو جنت میں داخل نہیں کریں گے اور نہ ان کو جنت کی نعمتوں کا ذائقہ چکھائیں گے۔ پہلا شراب کا عادی، دوسرا سود کھانے والا، تیسرا ناحق یتیم کا مال اڑانے والا، چوتھا ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا۔'' (کتاب الکبائر للذہبی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سود کے ستر سے زیادہ درجے ہیں اور ادنیٰ درجہ ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے زنا کرے۔'' (الحاکم، البیہقی، طبرانی، مالک)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک درہم سود کا کھانا چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ ہے۔'' (رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر)

بینک سے قرض (Loan) بھی عین سود ہے:

تمام مکاتب فکر کے علماء اس بات پر متفق ہیں کہ عصر حاضر میں بینک سے قرض لینے کا رائج طریقہ اور جمع شدہ رقم پر (Interest) کی رقم حاصل کرنا یہ سب وہی سود ہے، جس کو قرآن کریم میں سورۂ بقرہ کی آیات میں منع کیا گیا ہے، جس کے ترک نہ کرنے والوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا اعلان جنگ ہے اور توبہ نہ کرنے والوں کے لئے قیامت کے دن رسوائی وذلت ہے اور جہنم ان کا ٹھکانا ہے۔ عصر حاضر کی پوری دنیا کے علماء پر مشتمل اہم تنظیم ''مجمع الفقہ الاسلامی'' کی اس موضوع پر متعدد میٹنگیں ہوچکی ہیں، مگر ہر میٹنگ میں اس کے حرام ہونے کا ہی فیصلہ ہوا ہے۔ برصغیر کے جمہور علماء بھی اس کے حرام ہونے پر متفق ہیں۔ فقہ اکیڈمی، نیو دہلی کی متعدد کانفرنسوں میں اس کے حرام ہونے کا ہی فیصلہ ہوا ہے۔ مصری علماء جو عموماً آزاد خیال سمجھے جاتے ہیں وہ بھی بینک سے موجودہ رائج نظام کے تحت قرض لینے اور جمع شدہ رقم پر Interest کی رقم کے عدم جواز پر متفق ہیں۔ پوری دنیا میں کسی بھی مکتب فکر کے دارالافتاء نے بینک سے قرض لینے کے رائج طریقہ اور جمع شدہ رقم پر Interest کی رقم کو ذاتی استعمال میں لینے کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا ہے۔

عصر حاضر میں ہم کیا کریں؟

۱:... اگر کوئی شخص بینک سے قرض لینے یا جمع شدہ رقم پر سود کے جائز ہونے کو کہے تو پوری دنیا کے علماء کے موقف کو سامنے رکھ کر اس سے بچیں۔

۲:... اس بات کو اچھی طرح ذہن میں رکھیں کہ علماء کرام نے قرآن وحدیث کی روشنی میں بینک سے قرض لینے اور بینک میں جمع شدہ رقم Interest کی رقم کے حرام ہونے کا فیصلہ آپ سے دشمنی نکالنے کے لئے نہیں، بلکہ آپ کے حق میں کیا ہے، کیونکہ قرآن وحدیث میں سود کو بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ شراب نوشی، خنزیر کھانے اور زناکاری کے لئے قرآن کریم میں وہ الفاظ استعمال نہیں کئے گئے جو سود کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے استعمال کئے ہیں۔

۳:... جس نبی کے امتی ہونے پر ہم فخر کرتے ہیں، اس نے سود لینے اور دینے والوں پر لعنت فرمائی ہے، نیز شک وشبہ والی چیزوں سے بھی بچنے کی تعلیم دی ہے۔

۴:... بینک سے قرضہ لینے سے بالکل بچیں، دنیاوی ضرورتوں کو بینک سے قرضہ لئے بغیر پورا کریں، کچھ دشواریاں، پریشانیاں آئیں تو اس پر صبر کریں۔

۵:... اگر آپ کی رقم بینک میں جمع ہے تو اس پر جو سود مل رہا ہے، اس کو خود استعمال کئے بغیر عام رفاہی کاموں میں لگادیں یا ایسے غرباء ومساکین یا یتیم بچوں میں بانٹ دیں جو کمانے سے عاجز ہیں۔

۶:... اگر کوئی شخص ایسے ملک میں ہے، جہاں واقعی سود سے بچنے کی کوئی شکل نہیں ہے تو اپنی وسعت کے مطابق سودی نظام سے بچیں، ہمیشہ اس سے چھٹکارہ کی فکر رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہیں۔

۷:... سود کے مال سے نہ بچنے والوں سے درخواست ہے کہ سود کھانا بہت بڑا گناہ ہے، اس لئے کم از کم سود کی رقم کو اپنے ذاتی مصارف میں استعمال نہ کریں، بلکہ اس سے حکومت کی جانب سے عائد کردہ انکم ٹیکس ادا کردیں، کیونکہ بعض مفتیان کرام نے سودی رقم سے انکم ٹیکس ادا کرنے کی اجازت دی ہے۔

۸:... جو حضرات سود کی رقم استعمال کرچکے ہیں وہ پہلی فرصت میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں اور آئندہ

لیہ میں جامع مسجد ختم نبوت کا سنگِ بنیاد و ختم نبوت کانفرنس

لیہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۵؍جنوری ۲۰۱۴ء کو جامعہ اشرف المدارس لیہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ نے کی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا محمد حسین، مولانا قاری عبدالشکور نے خطاب کیا۔ قبل ازیں مضافاتی کالونی میں مذکورہ بالا علماء کرام نے جامع مسجد ختم نبوت کا سنگِ بنیاد رکھا۔

سودی رقم کا ایک پیسہ بھی نہ کھانے کا عزم مصمم کریں اور سود کی ماباقیہ رقم کو فلاحی کاموں میں لگادیں۔

۹:... اگر کسی کمپنی میں صرف اور صرف سود پر قرضہ دینے کا کاروبار ہے، کوئی دوسرا کام نہیں ہے تو ایسی کمپنی میں ملازمت کرنا جائز نہیں، البتہ اگر کسی بینک میں سود پر قرضہ کے علاوہ جائز کام بھی ہوتے ہیں، مثلاً بینک میں رقم جمع کرنا وغیرہ تو ایسے بینک میں ملازمت کرنا حرام نہیں ہے، البتہ بچنا چاہئے۔

۱۰:... اگر کوئی شخص سونے کے پرانے زیورات بیچ کر سونے کے نئے زیورات خریدنا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ دونوں کی الگ الگ قیمت لگوا کر اس پر قبضہ کرے اور قبضہ کرائے، نئے سونے کے بدلے پرانے سونے اور فرق کو دینا جائز نہیں، کیونکہ یہ بھی سود کی ایک شکل ہے۔

ایک اہم نکتہ: دنیا کی بڑی بڑی اقتصادی شخصیات کے مطابق موجودہ سودی نظام سے صرف اور صرف سرمایہ کاروں کو ہی فائدہ پہنچتا ہے، نیز اس میں بے شمار خرابیاں ہیں جس کی وجہ سے پوری دنیا اب اسلامی نظام کی طرف مائل ہو رہی ہے۔

نوٹ: بعض مادہ پرست لوگ سود کے جواز کے لئے دلیل دیتے ہیں کہ قرآن میں وارد سود کی حرمت کا تعلق ذاتی ضرورت کے لئے قرض لینے سے ہے، لیکن تجارت کی غرض سے سود پر قرض لیا جاسکتا ہے، اسی طرح بعض مادہ پرست لوگ کہتے ہیں کہ قرآن میں جو سود کی حرمت ہے اس سے مراد سود پر سود ہے، لیکن Single سود قرآن کے اس حکم میں داخل نہیں ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ قرآن میں کسی شرط کو ذکر کئے بغیر سود کی حرمت کا اعلان کیا گیا ہے تو قرآن کے اس عموم کو مختص کرنے کے لئے قرآن و حدیث کی واضح دلیل درکار ہے، جو قیامت تک پیش نہیں کی جاسکتی۔ اسی لئے خیر القرون سے آج تک کسی بھی مشہور مفسر نے سود کی حرمت والی آیت کی تفسیر اس طرح نہیں کی، نیز قرآن میں سود کی حرمت کے اعلان کے وقت ذاتی اور تجارتی دونوں غرض سے سود لیا جاتا تھا، اسی طرح ایک مرتبہ کا سود یا سود پر سود دونوں رائج تھے۔ ۱۴۰۰ سال سے مفسرین ومحدثین و علماء کرام نے دلائل کے ساتھ اسی بات کو تحریر فرمایا ہے۔ یہ معاملہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ قرآن کریم میں شراب پینے کی حرمت اس لئے ہے کہ اس زمانہ میں شراب گندی جگہوں میں بنائی جاتی تھی، آج صفائی ستھرائی کے ساتھ شراب بنائی جاتی ہے، حسین بوتلوں میں اور خوبصورت ہوٹلوں میں ملتی ہے، لہٰذا یہ حرام نہیں ہے، ایسے دنیا پرست لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆............☆☆

تین مرغوب چیزیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے اور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حبب الیّ من دنیاکم ثلاث: الطیب، والنساء، وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ“... مجھے دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں: خوشبو، عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے...۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صدقت یا رسول اللّٰہ! اے اللہ کے رسول آپ نے سچ فرمایا: مجھے بھی دنیا میں تین چیزیں مرغوب ہیں: ”النظر الی وجہ رسول اللّٰہ، وانفاق مالی علی رسول اللّٰہ، وان یکون ابنتی تحت رسول اللّٰہ!“... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھنا، اپنے مال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کرنا، اور یہ کہ میری بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں ہو...۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر! آپ نے سچ فرمایا، مجھے بھی تین چیزیں پسند ہیں: ”الامر بالمعروف، والنھی عن المنکر، والثوب الخلق“... اچھے کاموں کا حکم کرنا، برے کاموں سے روکنا، پرانا کپڑا...۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر! آپ نے سچ فرمایا، مجھے بھی دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں: ”اشباع الجیعان، کسوۃ العریان، وتلاوۃ القرآن“... بھوکوں کو کھانا کھلانا، ننگوں کو کپڑا پہنانا، اور قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان نے سچ فرمایا، مجھے بھی دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں: ”الخدمۃ للضیف، والصوم فی الصیف، والضرب بالسیف“... مہمان کی خدمت کرنا، گرمیوں میں روزہ رکھنا، اور دشمن پر تلوار چلانا...۔

اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لے آئے اور عرض کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور فرمایا کہ میں (جبریل) دنیا والوں میں ہوتا تو بتلاؤں کہ مجھے کیا پسند ہوتا؟ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: بتلاؤ؟ عرض کیا: مجھے بھی تین چیزیں پسند ہیں: ”ارشاد الضالین، ومؤانسۃ الغرباء القانتین، ومعاونۃ اہل عیال المعسرین“... بھولے ہوؤں کو راستہ بتانا، غریب عبادت گزاروں کی خبر گیری کرنا اور عیال دار مفلسوں کی امداد کرنا۔

اور جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اللہ رب العزت بھی اپنے بندوں کی تین چیزیں پسند فرماتے ہیں: ”بذل الاستطاعۃ، والبکاء عند الندامۃ، والصبر عند الفاقۃ“... اللہ کی راہ میں طاقت کا خرچ کرنا (مال سے یا جان سے)، اور گناہوں پر ندامت کے ساتھ آنسو بہانا، اور بھوک وتنگی پر صبر کرنا۔ (منبہات ابن حجرؒ مترجم، ص:۳۶، ۳۷)

مندرجہ بالا چیزیں حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ اکثر اپنے مواعظ میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ”مواعظ حافظ الحدیث“ کی ترتیب کے دوران کئی ایک احباب ورفقاء اور حضرتؒ کے ملنے والوں سے پوچھتا رہا لیکن حوالہ معلوم نہ ہوسکا تو ایک روز مولانا عبدالغنی طارق زید مجدہ رحیم یار خان سے شجاع آباد تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ کے شجاع آباد میں ایک فاضل دیوبند رہتے ہیں۔ ان کی زیارت کی نیت سے آیا ہوں اور ساتھ ہی تنبیہ المسلمین اردو ترجمہ ”منبہات ابن حجرؒ“ عنایت فرمائی تو بندہ نے ورق گردانی کی تو مندرجہ بالا حدیث مل گئی تو خیال آیا کہ قارئین کو اس کارِ خیر میں شریک کرلیا جائے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

برأت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

قادیانیوں نے حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ کی کتاب "المصالح العقلیہ" میں بعض عبارات کو سرسری طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارات سے ملتے جلتے پایا تو انہوں نے دعویٰ کر دیا کہ حضرت تھانوی قدس سرہ نے یہ عبارات مرزا غلام احمد قادیانی کی پانچ کتابوں سے لی ہیں۔ علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب پی ایچ ڈی لندن نے اس مقالہ میں قادیانی مضمون نگاروں کی غلط بیانی اور علمی خیانت کا پردہ چاک کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی نے ہی دوسرے کی عبارات میں تحریف کر کے انہیں اپنی کتابوں اور رسائل کا حصہ بنایا ہے۔ یہ مقالہ ۱۹۸۳ء میں ماہنامہ "الرشید" ساہیوال اور ماہنامہ "بینات" کراچی بابت صفر المظفر ۱۴۰۵ھ میں شائع ہو چکا ہے۔ قند مکرر کے طور پر قارئین ہفت روزہ ختم نبوت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

علامہ ڈاکٹر خالد محمود، لندن

آخری قسط

روح کا قبر سے تعلق:

عبداللہ ایمن زئی نے کمالات اشرفیہ میں اس عنوان پر بھی مرزا صاحب اور حضرت مولانا تھانویؒ کی عبارات نقل کی ہیں ہم اس سلسلہ میں بھی اسرار شریعت سے عبارت نقل کرتے ہیں۔ مولف نے ج:۳، ص:۴۲۶ پر یہ سرخی قائم کی ہے "قبور سے تعلق ارواح کی حقیقت" ہم اس موضوع کی آخری بحث یہاں نقل کرتے ہیں اور اس کے مقابل مرزا صاحب کی عبارت پیش کرتے ہیں:

اسرار شریعت:

"ہم اپنے ذاتی تجربہ سے گواہ ہیں کہ روح کا تعلق قبر کے ساتھ ضرور ہوتا ہے۔ انسان میت سے کلام کر سکتا ہے۔ روح کا تعلق آسمان سے بھی ہوتا ہے، جہاں اس کے لئے ایک مقام ملتا ہے۔" (اسرار شریعت، ج:۳، ص:۴۲۹)

مرزا غلام احمد:

"ہم اپنے ذاتی تجربہ سے گواہ ہیں کہ روح کا تعلق قبر کے ساتھ ضرور ہوتا ہے۔ انسان میت سے کلام کر سکتا ہے۔ روح کا تعلق آسمان سے بھی ہوتا ہے، جہاں اس کے لئے ایک مقام ملتا ہے۔" (آریہ دھرم ص:۳)

ایمن زئی صاحب نے ص:۳۸ سے لے کر ص:۴۳ تک مرزا صاحب اور حضرت تھانویؒ کی عبارات ایک دوسرے کے سامنے درج کی ہیں، ہم بھی مرزا صاحب کی ان عبارات کو اسرار شریعت کے بالمقابل درج کر سکتے ہیں لیکن بات طویل ہونے کا اندیشہ ہے۔ اسرار شریعت میں یہ عبارات ص:۴۲۶ سے لے کر ۴۲۹ تک پھیلی ہوئی ہیں اور یہ وہی عبارتیں ہیں جو ایمن زئی صاحب نے مرزا غلام احمد کے نام سے نقل کر کے حضرت تھانویؒ کو ان سے استفادہ کرنے والا بتایا ہے۔ ہم دونوں کتابوں سے ایک دو جملے نقل کر دیتے ہیں:

"دو جداگانہ مزوں سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ نمک ہے اور وہ مصری پس اگر حس لسان ہی نہیں تو نمکین اور شیریں کا فیصلہ کوئی کیا کرے گا۔" (اسرار شریعت، ص:۴۲۸، ج:۳)

اب مرزا غلام احمد کی عبارت بھی دیکھئے:

"دو جداگانہ مزوں سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ نمک ہے اور وہ مصری لیکن حس لسان ہی نہیں تو نمکین اور شیریں کا فیصلہ کوئی کرے گا۔" (الحکم ۲۳، جنوری)

پھر یہ فرق بھی ملحوظ رہے:

"غرض روح کا تعلق قبر کے ساتھ ضرور ہوتا ہے۔" (اسرار شریعت، ج:۳، ص:۴۲۹)

"روح کا تعلق قبر کے ساتھ ضرور ہوتا ہے... از مرزا غلام احمد۔" (کمالات اشرفیہ ص:۴۴)

اب آیئے دیکھیں کہ حضرت تھانویؒ کی عبارت میں لفظ پس ہے یا لیکن اور آخری عبارت کے شروع میں غرض کا لفظ ہے یا نہیں۔

"احکام اسلام عقل کی روشنی میں" کے ص:۲۶۴ پر پہلا جملہ یوں ہے۔

"پس اگر کسی میں حس لسانی ہی نہیں تو نمکین اور شیریں کا وہ کیا فیصلہ کرے گا۔"

اسی طرح آخری عبارت میں بھی لفظ غرض موجود ہے جو بتا رہا ہے کہ حضرت تھانویؒ کے سامنے اسرار شریعت تھی نہ کہ مرزا غلام احمد کی کوئی کتاب... رہی یہ بات کہ پھر اس آخری عبارت کے شروع میں جو جملہ ہے کہ "ہم اپنے ذاتی تجربہ سے گواہ ہیں" اس کا مطلب کیا ہوگا؟ یہ تو مرزا صاحب کی بات معلوم ہوئی جو الہامات کے مدعی تھے کیا مولوی محمد فضل خان بھی اس قسم کے تجربات کے مدعی تھے؟

جواباً عرض ہے ہاں! مولوی فضل محمد خان بھی بیشک اس قسم کے تجربات کے مدعی تھے۔ ایک مقام پر لکھتے ہیں:

"بین النوم والیقظہ مجھ پر ایک حالت طاری ہوئی جس کو میری روح اور جسم دونوں نے یکساں محسوس کیا اور مجھے معلوم ہوا کہ حشر اجسام ضرور ہوگا۔" (اسرار شریعت، ج:۳، ص:۴۹۰)

"۱۳۲۸ھ کی شب کو میں نے رویا دیکھا... آدمیوں کی شکل میں ملائکہ بھی کھڑے

ہوئے دیکھے اور میرے خیال میں آیا کہ وہ قضا وقدر کے ملائکہ ہیں۔" (اسرار شریعت، ج:۳، ص:۱۵۳)

کیا اب بھی کوئی عاقل شخص اس فقرے کو کہ "ہم اپنے ذاتی تجربہ سے گواہ ہیں" مرزا صاحب کے ساتھ خاص کر سکے گا، حقیقت حال آپ کے سامنے آچکی اب اس میں ایمن زئی صاحب کا تبصرہ بھی سنیئے:

"یہاں تک حضرت تھانویؒ نے مرزا صاحب کی عبارتیں بلاتکلف نقل فرمادیں مگر اس کے بعد مرزا صاحب نے ایک جملہ لکھا تھا وہ حذف کر دیا یہ جملہ اس طرح تھا: "ہم اپنے ذاتی تجربہ سے گواہ ہیں کہ روح کا تعلق قبر کے ساتھ ضرور ہوتا ہے۔"

"اس مقام پر پہنچ کر حضرت تھانویؒ کی دیانت داری اور راست بازی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ انہوں نے یہ الفاظ چھوڑ دیئے کیونکہ انہیں اس قسم کا دعویٰ نہ تھا اور نہ وہ کشف قبور کے معاملے میں صاحب تجربہ تھے۔ انہوں نے ایک غلط دعویٰ کر کے اپنے دامن صداقت کو داغ دار کرنے سے محفوظ رکھا۔" (کمالات اشرفیہ، ص:۳۳)

ہم نے جب یہ ذاتی تجربہ رکھنے والی عبارت اسرار شریعت ج:۳، ص:۲۹۰، سطر نمبر ۸ میں دیکھی تو مرزا غلام احمد کے اس قسم کے تجربات کا دعویٰ اور زیادہ کمزور نظر آیا۔ ہم نے بار بار سوچا کہ مرزا صاحب اسے اپنا ذاتی تجربہ کیسے کہہ رہے ہیں؟ کیا وہ پہلے بھی مرے بھی تھے اور اُن کی روح کا تعلق اُن کی قبر سے قائم ہوا ہوگا؟ ان کا کوئی اندھا معتقد اس بات کو مان لے تو مان لے لیکن ہم پورے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس تحریر سے پہلے کبھی مرے بھی تھے اور نہ ان کی روح کا ان کی قبر سے کوئی ایسا تعلق قائم ہوا تھا، جس کی گواہی وہ اپنے ذاتی تجربہ سے دے رہے ہیں۔

اس پر ہمیں مرزا صاحب کا ایک ایسا تجربہ یاد آیا اسے بھی ملاحظہ کیجئے، مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"راقم کو تجربہ ہے کہ اکثر پلید طبع اور سخت گندے اور ناپاک اور بے شرم اور خدا سے نہ ڈرنے والے اور حرام کھانے والے فاسق و فاجر بھی سچی خوابیں دیکھ لیتے ہیں۔" (تحفہ گولڑویہ، ص:۴۸)

مرزا صاحب اسے اپنا تجربہ کیسے کہہ رہے ہیں؟ کیا وہ واقعی ان صفات کے حامل تھے جو انہوں نے ذکر کی ہیں؟ مرزا صاحب کو اگر یہ دعویٰ تھا کہ وہ سچی خوابیں دیکھتے ہیں تو کیا وہ اس تمہید کے بغیر یہ دعویٰ نہ کر سکتے تھے؟ ان کی سیرت لوگوں کے سامنے کیا ایسی ہی تھی کہ اس کے بغیر کوئی ان کے اس دعوے کو سننے کے لئے تیار نہ تھا؟

یہ تجربہ کہ روح کا تعلق قبر کے ساتھ ضرور ہوتا ہے۔ مولوی محمد فضل خان کا تھا، انہوں نے اسرار شریعت میں اس اس طرح بیان کیا ہے:

"بین النوم والیقظہ مجھ پر ایک حالت طاری ہوئی جس کو میری روح اور جسم دونوں نے یکساں قبول کیا اور مجھے معلوم ہوا کہ حشر اجسام ضرور ہوگا اور قبر و حشر میں عذاب و ثواب روح و جسم دونوں پر وارد ہوگا۔" (اسرار شریعت، ج:۳، ص:۲۹۰)

مرزا غلام احمد کے پورے لٹریچر میں ان کا کوئی اس قسم کا تجربہ یا مشاہدہ مذکور نہیں سو یہ بات اصل میں مولوی محمد فضل خان صاحب کی تھی، حضرت تھانویؒ نے اگر اس جملے کا حذف کیا ہے تو اسرار شریعت کی عبارت سے حذف کیا ہے نہ کہ مرزا غلام احمد کی عبارت سے، اور یہ بات آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہے کہ حضرت تھانویؒ نے یہ مضامین زیر بحث اسرار شریعت سے لئے ہیں نہ کہ مرزا غلام احمد کی کتابوں سے اور یہ بات حضرت تھانویؒ اپنی کتاب کے مقدمہ میں لکھ چکے ہیں کہ انہوں نے یہ مضامین ایک کتاب سے لئے ہیں جو تمام تر رطب و یابس اور غث و سمین سے پُر ہے (احکام اسلام عقل کی روشنی میں، ص:۱۹)... "احقر نے غایت بے تعصبی سے اس میں سے بہت سے مضامین کتاب مذکورہ بالا سے بھی جو کہ موصوف بصحت تھے لے لئے ہیں۔"

قادیانی حضرات اگر شروع سے ہی اس کتاب کی طرف رجوع کرتے اور حضرت تھانویؒ کی اس بات پر یقین کرتے کہ یہ مضامین انہوں نے واقعی ایک ایسی کتاب سے لئے ہیں تو یہ بات اتنا طول نہ پکڑتی نہ عبداللہ ایمن زئی صاحب کو "کمالات اشرفیہ" لکھنی پڑتی مگر افسوس کہ دوست محمد قادیانی اور ان کے دوسرے مضمون نگاروں نے حضرت تھانویؒ کی عبارات ان کے مقدمہ میں دیئے گئے اس حوالے کے بغیر نقل کر کے مسلمانوں کو نہیں خود اپنے آدمیوں کو بھی ایک بڑا مغالطہ دیا ہے۔ ایمن زئی صاحب نے اسے مذہبی دنیا میں ایک زلزلہ کہا اور اسے عقل گم کر دینے والے انکشافات قرار دیا اور یہ نہ سوچا کہ حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ جیسا جلیل القدر اور ثقہ عالم جو کروڑوں مسلمانوں کا مرشد اور روحانی پیشوا ہو وہ مرزا غلام احمد کی کتابوں سے کس طرح ان اقتباسات کو لے سکتا تھا۔

ہم نے ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور کی ۲۹ر جولائی ۱۹۸۳ء کی اشاعت میں قادیانیوں کی اس خیانت پر نوٹس لیا اور دوست محمد شاہد اور ان کے دوسرے رفقاء سے مطالبہ کرتے رہے کہ وہ اپنی اس جلی خیانت کی برسر عام معافی مانگیں مگر افسوس کہ انہوں نے حقیقت حال کا نہ اعتراف کیا اور نہ اپنے اس الزام سے رجوع کیا کہ حضرت تھانویؒ نے یہ اقتباسات مرزا غلام احمد کی کتابوں سے ہی لئے ہیں۔ (معاذ اللہ)

حوالہ دینے کی اصولی ذمہ داری:

حضرت مولانا تھانویؒ نے یہ صراحت کی کہ انہوں نے بعض مضامین ایک کتاب سے لئے ہیں محض اس لئے کہ وہ دوسروں کے الفاظ کو اپنی طرف منسوب کرنا پسند نہ کرتے تھے اور یہ بات بھی ان کے

پیش نظر ہوگی کہ کوئی شخص ان پر سرقہ کا الزام نہ لگائے لیکن آپ نے جو اس مصنف (مولوی محمد فضل خان) کا نام نہیں لیا، اس کا مقصد محض اسے مزید رسوائی سے بچانا تھا۔ اس پر بعض دوسرے حلقوں نے سوال اٹھایا کہ اصولی طور پر کس قدر حوالہ دینا ضروری ہوتا ہے؟ کیا یہ ضروری ہے کہ حوالہ پوری تفصیل سے دیا جائے؟

جواباً گزارش ہے کہ مصنف کا نام بتانا صرف افضل ہے کسی درجے میں ضروری نہیں، جامع ازہر کے کلیہ اصول الدین کے استاذ عبدالوہاب عبداللطیف جنہوں نے تدریب الراوی پر تحقیقی کام کیا ہے ایک مقام پر لکھتے ہیں:

"قال الشوكاني و ادب المصنفين الاخذ من كتب من سبقهم نعم الافضل ان يعزو القول لصاحبه."

ترجمہ: "مصنفین کا عام دستور سلف کی کتابوں سے استفادہ ہے، البتہ بہتر یہی ہے کہ ہر قول کی نسبت اصل قائل کی طرف جائے۔"

امام سیوطیؒ نے اس موضوع پر ایک رسالہ بھی لکھا ہے، جس کا نام "الفارق بين المولف والسارق" ہے اپنی عبارت میں پہلی عبارت سے تھوڑا سا فرق بھی آجائے تو علماء اسے پہلوں کی طرف منسوب نہیں کرتے، امام سیوطی جو اجتہاد و مقید کے درجہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ علامہ زین الدین العراقی، علامہ زرکشی، شیخ بلقینی کی عبارات تدریب الراوی میں لاتے ہیں اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ حوالہ نہیں دیتے اور پہلے اجمالی حوالوں پر ہی اکتفا کر لی جاتی ہے۔

الاستاذ عبدالوہاب ایک مقام پر لکھتے ہیں:

"وترى ايضاً في تدريب الراوي فانه يلخص فيه بعض عبارات الزين العراقي والزركشي والبلقيني وتارة لايعزو وذلك الى احد منهم لعدمه اخذه بالنص." (مقدمہ تدریب الراوی، ص:۳۲)

ترجمہ: "تدریب الراوی میں علامہ عراقی، زرکشی اور بلقینی کی عبارات کی تلخیص نظر آئے گی اور بعض اوقات علامہ سیوطیؒ اس کی تصریح بھی نہیں فرماتے۔"

ان تفصیلات کی روشنی میں اہل علم پر مخفی نہیں کہ حوالہ جس درجہ میں دیا جائے اس کا احترام ضروری ہے۔ حضرت تھانویؒ نے جو اجمالی حوالہ دیا ہے وہ کافی ہے اور اسے کلیتاً چھپا کر اخذ و اقتباس اور سرقہ و اختلاس کی بحثیں کرنا اہل علم کا طریق نہیں۔

(بشکریہ ماہنامہ "الخیر" ملتان)

وفيه كفاية لمن كان له دراية

احقر خدام خانقاہ اشرفی خالد محمود عفا اللہ عنہ

☆☆........☆☆

جمال عبدالناصر کا سانحۂ ارتحال

جمال عبدالناصر ۲ر نومبر ۱۹۷۱ء کو پیدا ہوئے، میٹرک کے بعد بی کام کیا۔ ۱۹۹۳ء میں مجلس سے وابستہ ہوئے چھ سال کراچی دفتر بعد ازاں دفتر مرکزیہ ملتان میں اکاؤنٹنٹ چلے آرہے تھے۔ موصوف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے بزرگ رہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی کے فرزند ارجمند، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیق کے برادر اصغر تھے۔ عرصہ پچیس سال سے مجلس کے دفتر کراچی، ملتان سے وابستہ تھے۔ موصوف کی صحت ایک عرصہ قابل رشک تھی۔ اچانک بگڑی اور بگڑتی چلی گئی۔ علاج معالجہ بھی جاری رہا۔ "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" آخر عمر میں مزاج میں چڑچڑاپن آگیا تھا۔ دفتر کے ساتھی انہیں چھیڑتے تو بعض اوقات بگڑ جاتے۔ جب بلڈ پریشر نارمل ہوتا تو معافی تلافی پر آجاتے۔ ایک ہفتہ قبل ان کے سسر کا انتقال ہوا تو سسر کی وفات پر تشریف لے گئے۔ تین چار روز سسر کے گھر رہے، پھر بھکر آئے۔ طبیعت نارمل تھی، بہن بھائیوں کے ساتھ ہنستے مسکراتے رہے۔ اچانک فالج کا حملہ ہوا، بھکر کے پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ سٹی اسکین پر معلوم ہوا کہ برین ہیمبرج ہوا ہے یعنی دماغ کی رگ پھٹ گئی ہے۔ دو روز زیر علاج رہنے کے بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر کوئی چالیس بیالیس کے قریب ہوگی۔ پسماندگان بہن بھائیوں کے علاوہ بوڑھے والد محترم، بیوہ اور تین معصوم بچے چھوڑے۔ ۲۹ر دسمبر ۲۰۱۳ء صبح نو بجے انتقال ہوا رات عشاء کی نماز میں نماز جنازہ بھکر میں ادا کی گئی۔ امامت کے فرائض مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم نے سرانجام دیئے۔ نماز جنازہ میں مقامی علماء کرام کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا قاضی عبدالحق، راقم نے شرکت کی۔ جمال عبدالناصر کی وفات جہاں بوڑھے والد محترم اور بچوں کے لئے رنج والم کا باعث ہے وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھی ایک اہم ورکر سے محروم ہوگئی۔ مرحوم سے ۲۰۰۰ء سے رفاقت تھی۔ ماہانہ بل ان کے ہاں بھیجا جاتا تو کمرہ میں آکر بقایا جات کا حساب کرتے، ان سے کئی ایک یادیں وابستہ ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت و ترجمانی انہیں ورثہ میں ملی ہے۔ ان کے والد محترم نصف صدی سے زائد عرصہ سے مجلس سے وابستہ چلے آرہے ہیں۔ بندہ بہاولپور میں تھا کہ ڈاکٹر صاحب کی دعوت پر چند دنوں کے لئے بھکر جانا ہوا۔ موصوف نے تھل کے علاقہ میں کئی ایک مقامات پر تبلیغی پروگرام رکھے۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ مجاہد ملت کے زمانہ سے قادیانیت کا تعاقب جاری رکھے ہوئے ہیں۔ بھکر، میانوالی کے اضلاع میں قادیانی ڈاکٹر دین محمد فریدی کے نام سے ایسے بھاگتے ہیں، جیسے کوا غلیل سے۔ بہرحال بڑھاپے میں ڈاکٹر صاحب کے لئے یہ صدمہ ناقابل برداشت ہے۔ اللہ پاک انہیں برداشت کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور روز محشر رحمت عالم ﷺ کی شفاعت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے!!

اہل خانہ نے چرچ کے لئے ہبہ کردیا اور وہیں نعمت اسلام مل گئی

جاوید اختر ندوی

نومسلم ڈاکٹر محمد مجدی مرجان اس وقت براعظم ایشیا و افریقہ کے مصنفین و مولفین کی بین الاقوامی تنظیم کے صدر ہیں، وہ اصلاً عیسائی تھے، اہل خانہ نے ان کو چرچ کے لئے ہبہ کردیا تھا، مگر اللہ رب العزت نے اپنے بندے کے لئے اسلام کی دولت عظمیٰ لکھ دی تھی اور وہ اسلام کی آغوش میں پہنچ گیا، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کے سامنے یہ بات مکمل طور پر واضح ہوگئی کہ چرچ کے یومیہ اعمال اور انجام دی جانے والی عبادتیں اور تثلیث کے عقیدہ کی سرے سے کوئی حقیقت ہی نہیں ہے، اس سلسلہ میں ان کے دل نے کبھی اس فلسفہ کو قبول نہیں کیا، چنانچہ انہوں نے یہودیت، عیسائیت اور اسلام کا مطالعہ شروع کیا اور دین اسلام کے دامن رحمت و مغفرت میں ان کو سکون ملا اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اس توحید خالص کے علاوہ سارے عقائد و ادیان باطل ہیں، جو عقل و نظر اور فطرت سلیمہ کی میزان میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

اسلام کے سلسلے میں قلبی اطمینان و انشراح کے بعد انہوں نے تین کتابیں تالیف کیں: (۱) اللہ ایک ہے یا تثلیث؟، (۲) حضرت مسیحؑ معبود ہیں یا بشر؟، اور (۳) محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی رحمت و محبت۔ لیکن ان کو اپنے اہل خاندان اور عیسائی پادریوں کی طرف سے سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا، ان لوگوں نے ان کو قتل کرنے کی بھی کوشش کی لیکن اللہ رب العزت نے ان کو ان لوگوں کی تکلیفوں اور ایذا رسانیوں سے نجات دی اور محفوظ رکھا۔

محمد مجدی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ مسلمان آج کے دور میں تہذیب و تمدن کے اعتبار سے بہت پیچھے چلے گئے ہیں، اس لئے کہ انہوں نے اپنے اس آفاقی و لازوال و نجات بخش دین کی لافانی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا جو ان کو علوم و فنون کے حاصل کرنے کا حکم دیتا ہے جو تہذیبوں کی تعمیر کرتے ہیں اور جن کے ذریعہ قوموں اور ملتوں کی ترقی کا ستارہ روشن ہوتا اور اوج اقبال کو پہنچتا ہے۔

دین اسلام قبول کرنے کے تعلق سے اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قرآن کریم اس بات کو تاکیدی اور پرزور انداز میں بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے اور خیر کی توفیق سے نوازتا ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے دین کی ہدایت سے نوازا اور مجھ پر بہت بڑا احسان کیا، اس سے بڑا اور کوئی احسان نہیں ہوسکتا۔

اپنی زندگی کے ابتدائی ایام میں تثلیث کے ایک مدرسے سے وابستہ ہوا تاکہ اس عقیدے کا میں ایک پرجوش داعی بن جاؤں اور اس کو لوگوں میں عام کروں اور اس کی تعلیم دوں، اسی مدرسہ میں میری تعلیم و تربیت ہوئی اور میں تثلیث کی دعوت دینے لگا اور اس کی تعلیمات اور افکار و عقائد کی نشر و اشاعت میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرنے لگا۔

لیکن میں نے رسول اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ایک خواب دیکھا جو اسلام کی تعلیمات و ہدایات کے غائرانہ مطالعہ کرنے اور اس تک پہنچنے کا سبب بنا اور پھر میں نے تمام ادیان و مذاہب کا مطالعہ کیا، اب میں اپنے مسلم بھائیوں سے کہتا ہوں کہ آپ کو اسلام وراثت میں ملا ہے اور مجھے اسلام مطالعہ کے بعد ملا ہے اور طرح طرح کے خطرات و مسائل کے باوجود اس دین کے قبول کرنے اور برملا اس کے اعلان کا حوصلہ رکھتا ہوں۔

عیسائیت کے ساتھ زندگی کا کس طرح آغاز کیا؟ اس سوال کے جواب میں کہتے ہیں کہ میرے افراد خاندان چرچ بناتے تھے اور میرے والد کے چرچ کی تعمیر میں مہارت و فنکاری سے تمام پادری اس قدر خوش تھے کہ ان لوگوں نے میرے والد سے کہا کہ ہم آپ کا نہایت اکرام و عزت کریں گے اور آپ کے بیٹے کو اچھی تعلیم و تربیت دے کر چرچ کا ذمہ دار بنائیں گے، اسی وجہ سے بچپن سے میں چرچ کا ہی ہوکر رہ گیا، میں پادری بننے پر فخر کرنے لگا اور مجھے اپنے اردگرد اسلام کے تعلق سے جو کچھ بھی نظر آتا یا اسلام سے متعلق کسی بھی چیز کا تذکرہ ہوتا تو نفرت ہونے لگتی اور ان سے نجات پانے کی فکر میں رہتا، اس لئے مصر کے عیسائی اپنی عیسائیت کے عقائد و رسوم کو حرز جاں بنائے رکھتے ہیں اور بڑے پروگرام اور جشن منعقد کرتے ہیں اور مختلف گھنٹیوں اور برج والے چرچ تعمیر کرتے ہیں۔

لیکن مرور ایام کے ساتھ جس اسلام سے میں نفرت کرتا تھا، اس سے مجھے محبت ہونے لگی اور جس چرچ سے غایت درجہ کی محبت تھی اور جس کام سے میں متعلق تھا، اس عیسائیت سے شدید نفرت میرے دل

میں پیدا ہوگئی اور میرے سامنے یہ بات منکشف ہوگئی کہ یہ وہ عیسائیت نہیں ہے جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی تھی اور مجھے مجسموں کی پرستش سے ذہنی و عقلی طور پر الجھن ہونے لگی اور اس دین پر میرا اطمینان بالکل اٹھ گیا جس کو میں نے اپنے آباؤ واجداد سے وراثت میں پایا تھا اور واقعہ یہ ہے کہ وہ عقیدہ میری عقل اور میرے دل میں ایک دن کے لئے بھی جگہ نہیں بنا پایا بلکہ برابر میں تردد و پس و پیش میں رہا اور دل کے اندر عجیب طرح کی بے چینی شروع سے طاری رہی۔

میں نے محسوس کیا کہ جب مجھے اسلام کی لازوال نعمت ملی اور مجھے اس دین پر اعتماد حاصل ہوگیا تو اللہ کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول نے میرے دل کو جھنجوڑ کر رکھ دیا کہ تمام انبیاء آپس میں بھائی بھائی ہیں اور دین اسلام وہ اینٹ ہے جس نے عقیدۂ توحید کی عمارت کی تکمیل کردی، اسی وجہ سے میں نے توحید خالص کو قبول کرلیا جس نے اس تحریف کی نشان دہی کردی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے چلی آرہی تھی۔

قرآن کریم کی تلاوت عیسائیت سے اسلام کی طرف منتقل ہونے میں کس حد تک مددگار رہی؟ اس کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب میں نے قرآن کریم کا مطالعہ گہرائی کے ساتھ کیا تو مجھے یہ بات اچھی طرح معلوم ہوگئی کہ قرآن مجید ہی وہ واحد کتاب ہے جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کی عفت و براءت کا واضح اعلان کیا اور ان کے احترام میں مکمل ایک سورۃ ان کے نام سے نازل ہوئی اور اپنی کتاب میں رب ذوالجلال نے ان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا:

”وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ“ (آل عمران:۴۲)

ترجمہ: ”اور (وہ وقت یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو برگزیدہ کیا ہے اور پاک کردیا گیا ہے اور آپ کو دنیا جہان کی بیویوں کے مقابلہ میں برگزیدہ کرلیا ہے۔“

میں نے انجیلوں میں پڑھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں کے متعلق کہا کہ میں اپنے خاص لوگوں میں مبعوث کیا گیا لیکن وہ لوگ مجھ پر ایمان نہیں لائے یعنی یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار کیا اور ان کی پاک ماں حضرت مریمؑ پر تہمت لگائی اور یہ کہا کہ حضرت مریمؑ نے یوسف نجار سے زنا کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ولد الزنا ہیں، میں نے اس موضوع پر ایک کتاب تصنیف کی کہ اللہ ایک ہے، تین نہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں کاہن نہیں۔

اسلام قبول کرنے کے بعد اہل خانہ کے سلوک و رویہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے میرے خلاف جنگ کا اعلان کردیا اور مجھے بار بار جان سے مار ڈالنے کی کوشش کی اور میرے خاندان کے لوگ مجھ سے ناراض ہوگئے کہ میں نے ان سے مکمل قطع تعلق کرلیا، ان لوگوں نے میری وجہ سے میری والدہ کو تکلیف پہنچائی اور ان کو ایسا کردیا کہ وہ مجھ کو ناپسند کرنے لگی، میں نے بہت کوشش کی کہ دین و مذہب کے سلسلہ میں بیٹھ کر ان سے کچھ باتیں کروں اور ان میں سے بعض لوگوں کے ساتھ میں نے بات کرنے کی کوشش بھی کی اور رات بھر فجر تک بیٹھا رہا لیکن ان میں سے کوئی بھی اپنے صحیح عقیدے پر مجھے مطمئن نہیں کر پایا اور میرا شروع سے یہ عقیدہ تھا کہ دین و مذہب کا تعلق بندہ اور آقا کے درمیان کا ہے اور اللہ جس کو چاہتا ہے، ہدایت اور توفیق سے نوازتا ہے۔

موجودہ انجیلوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہ پیغام کس حد تک پایا جاتا ہے، جسے وہ لے کر اپنی قوم میں مبعوث ہوئے تھے؟ اس کے جواب میں کہتے ہیں موجودہ انجیلوں کے اکثر حصوں کے مضامین بودھ عقیدہ سے ماخوذ ہیں، جو بت پرستی کے قریب ترین ہیں اور بعد میں جن لوگوں نے انجیل میں تحریف کی، انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں دیکھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وہ ناپسند کرتے تھے، اس لئے ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ خراب کرنے کی کوشش کی، معاملہ یہاں تک پہنچا کہ انہوں نے انسانی گناہوں کی معافی کے لئے مغفرت نامہ بنا ڈالا اور جنت و جہنم کو دنیا ہی میں تقسیم کرنا شروع کردیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بنا دیا اور ایک اللہ کو تین اقانیم میں تقسیم کردیا، مجھے تعجب ہوا کہ اللہ کیسے اپنے آپ کو پیدا کرے گا اور خود ایک بیٹا بھی پیدا کرلے گا؟

ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ موجودہ نسخہ جو عبرانی زبان میں ہے اور جس کو دنیا بھر کے یہودی اور عیسائی پڑھتے ہیں، وہ نسخہ ”عہد قدیم“ کی کتاب کا حصہ ہے جو قدیم مصری حکیم کے آراء و افکار ہیں۔

دین آباؤ اجداد کی تقلید کا نام نہیں:

میں عیسائیوں کے ساتھ بحث و مباحثہ کے دوران ان کو مطمئن کرنے کے لئے اس بات پر زور دیتا ہوں کہ حقیقی ایمان کے حصول کے لئے وراثت میں عقیدہ کا مل جانا اور اپنے آباؤ اجداد اور اسلاف کی تقلید کرلینا کافی نہیں ہے، چنانچہ کسی زمانے میں یہ دین ایسی رسوم و رواج کے پیچھے سرپٹ بھاگنے کا نام نہیں رہا، جن کو ہم نے وراثت میں حاصل کرلیا، دین حق تو ہمیشہ اس دعوت کا نام رہا ہے جو حق کی ندا لگاتا ہے اور باطل کے خلاف بغاوت کا اعلان کرتا ہے، اگر یہ عقیدہ وراثت میں ملا ہوتا تو لوگ باطل سے حق کی طرف نہیں آتے، بتوں کی پرستش سے خالق کائنات کی عبادت کی انہیں توفیق نہیں ملتی اور یہ پوری کی پوری دنیا آج ویسی ہی رہتی جیسی ہزاروں سال پہلے اوہام و خرافات کی وادیوں میں بھٹک رہی تھی۔

تثلیث کو عقل ہرگز قبول نہیں کرتی:

میں نے توراۃ کا بغور مطالعہ کیا، وہ تورات جس کا مقام یہودیوں کے نزدیک دستوری اور عیسائیوں کے نزدیک بنیادی حیثیت کا ہے، جس کی یہودی تعظیم و تقدیس کرتے اور جس پر عیسائی ایمان رکھتے ہیں، ہم نے پورے مطالعہ کے دوران کہیں بھی کسی کاہن کا قول نہیں پایا جو تثلیث کا قائل ہو اور نہ کسی نبی کی بات دیکھی جو خدا کے متعدد و مرکب ہونے کا عقیدہ رکھتا ہو، بلکہ یہودیوں کے تمام علماء اور توراۃ کے جملہ انبیاء نے یہی کہا کہ معبود واحد کی کوئی شبیہ و نظیر نہیں۔

تہذیبی و تمدنی امور میں مسلمانوں کی پسپائی کے تعلق سے اپنے رائے پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے معاملات، ملکی و بین الاقوامی تعلقات کے پہلو کو پس پشت ڈال دیا جو دین کا بہت اہم میدان ہے، اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: "میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں" تو اس کی کیا اہمیت اور قدر و قیمت کی گئی کہ ہم زبانی مسلمان ہونے کا تو دعویٰ کریں مگر اسلامی تعلیمات کا اثر ہمارے روز مرہ کے معاملات میں بالکل نہ ہو اور ہمارا عمل ہمارے دعویٰ کی چغلی کھا رہا ہو، آج مغرب ہر میدان میں آگے بڑھ رہا ہے کیونکہ اس نے اسلامی اخلاقیات کا گہرا مطالعہ کیا اور دین پر ایمان نہ رکھتے ہوئے، اس نے دنیا کی تعمیر، راست بازی، امانت داری کے اصول و قواعد کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنالیا۔

مسلمان چرچ کے محافظ ہیں:

سوال کیا گیا کہ مغرب نے یہ پروپیگنڈا کر رکھا ہے کہ عیسائی دنیا بھر میں مسلمانوں کی زیادتی کے شکار ہو رہے ہیں، کیا یہ درست ہے؟ محمد مہدی نے جواب دیا کہ معاملہ بالکل برعکس ہے اور جو کچھ میڈیا میں آرہا ہے وہ سراسر غلط ہے، مسلمان تو عیسائی عبادت گاہوں کی حفاظت کرتے اور ان کا دفاع کرتے ہیں اور میرے پاس متعدد پادریوں کے بیانات ہیں جن سے میری اس بات کی تائید ہوتی ہے اور چرچ پر زیادتی وہ لوگ کرتے ہیں جو فسادی ہوتے ہیں اور جن کا کوئی مذہب نہیں ہوتا، اس میں مسلمان کا بالکل ہاتھ نہیں ہوتا۔

عیسائیوں میں دعوت اسلام:

عیسائیوں میں دعوت اسلام کے سلسلہ میں انہوں نے کہا کہ جو بھی مجھ سے گفتگو کرنا چاہے اور اس میدان میں میری ضرورت محسوس کرے، میں اسے ہرگز منع نہیں کرتا، میں تو برابر تصنیف و تالیف میں مشغول رہتا ہوں خواہ مقالات ہوں یا کتابیں، جن میں عیسائیوں کے غلط عقائد و خیالات اور بے بنیاد عقیدوں کی تردید کرتا ہوں، لیکن کچھ مجبوریوں اور ذمہ داریوں کی وجہ سے دعوتی میدان میں پورا وقت نہیں دے پا رہا ہوں، میری کتاب "اللہ ایک ہے یا تین؟" نے اس عقیدہ تثلیث کے بطلان کو لوگوں کے سامنے کھول کر رکھ دیا اور عقلی دلائل سے اس غلطی کو فاش کر دیا اور یہ ثابت کر دیا کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ تمام کے تمام صفات و کمالات اور بے شمار اسماء جن میں سے ننانوے اسماء منقول ہیں وہ صرف اور صرف اسی ایک اللہ کے لئے ہیں جس کا کوئی شریک و نظیر نہیں، یہ صفات و اسماء اللہ کی قدرت کا پتہ بتا دیتے ہیں اور قوت و عظمت کو اسی کے لئے خاص کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

"وَهُوَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ" (القصص:۷۰)

ترجمہ: "اور وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور اسی کا حکم اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے"۔

اور وہ کہتا ہے:

"اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ" (طٰہٰ:۸)

ترجمہ: "وہ معبود برحق ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کے (سب) نام اچھے ہیں"۔

اور تثلیث کی دعوت اور تثلیث کے ماننے اور عقیدہ رکھنے والوں کے سلسلہ میں کتاب الٰہی کا قول فیصل ہے:

"لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا إِلٰهٌ وَاحِدٌ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ" (المائدہ:۷۳)

ترجمہ: "وہ لوگ (بھی) کافر ہیں جو اس بات کے قائل ہیں کہ خدا تین میں کا تیسرا ہے، حالانکہ اس معبود یکتا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اگر یہ لوگ ایسے اقوال و عقائد سے باز نہیں آئیں گے تو ان میں جو کافر ہوئے ہیں، وہ تکلیف دینے والا عذاب پائیں گے"۔

اس کے علاوہ بھی میں نے کتابیں لکھی، جن میں عیسائیوں کے لئے چشم کشا حقائق پیش کئے گئے ہیں جیسے: "حضرت مسیح انسان ہیں یا معبود؟" اور "حضرت محمد ﷺ نبی رحمت و محبت" وغیرہ۔

میرے مشاہدہ میں یہ بات آئی کہ بہت سارے عیسائی اس کا کھل کر اعتراف کرتے ہیں کہ اسلام ہی دین برحق ہے، لیکن اس کو قبول کرنے سے احباب و خاندان کا خوف، دینی عصبیت اور ذلت و رسوائی کا ڈر آڑے آتا ہے لیکن عقلی و قلبی طور پر اعتراف کرتے ہیں کہ گرجا گھروں میں جو کچھ کہا اور کیا جاتا ہے وہ غیر روحانی اور غیر معقول اقوال و اعمال ہیں، ان سب کا علاج اور مداوا صرف شہادتین: "اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله" کے اقرار و ایمان میں مضمر ہے۔

رب کریم ہم سب کو اپنے دین کامل و مکمل پر کامل اتباع کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔ ☆☆☆

ملک و ملت کے خلاف

قادیانی ریشہ دوانیاں

ڈاکٹر دین محمد فریدی، بھکر

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے ساتھ ہی انسان کا ازلی دشمن، شیطان راندہ درگاہ ہوا اور اللہ کے بندوں کو جہنم کا ایندھن بنانے کے لئے مختلف حربے ایجاد کرتا رہا، جب تک انبیاء کرام علیہم السلام کی آمد کا سلسلہ جاری رہا تو شیطان خدائی راستہ سے بھٹکے ہوئے انسانوں سے خدائی دعوے کرواتا رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم ہوا تو شیطان بھٹکے ہوئے انسانوں سے جھوٹا دعویٰ نبوت کراتا رہا اور کامل دین میں کتر و بیونت کروا کر اللہ کے بندوں کو غلط راستے پر ڈالتا رہا۔ ان میں جھوٹے مدعی نبوت کے دعوؤں کے ساتھ ساتھ دین میں افراط وتفریط بھی شیطان کا حربہ رہا، راندہ درگاہ قوم یہود اس میں پیش پیش ہے۔

برصغیر پر انگریز کا غلبہ ہوا تو اس وقت برصغیر میں مسلمان اور ہندو صرف دو قومیں تھیں ہندو اکثریت کے باوجود مسلمانوں کے سچے کردار وعمل کے سامنے مسلمانوں کا احترام کرتے تھے اور مسلمانوں میں۔ دو فرقے تھے ایک اہل سنت اور ایک اہل تشیع مگر ہندو کے مقابلے میں یہ دونوں متحد تھے کیونکہ ہندوؤں میں چھوت چھات کا معاملہ تھا جبکہ مسلمان تقویٰ اور پرہیزگاری کے سبب زیادہ باعزت تھا جو جتنا متقی تھا وہ اتنا زیادہ منکسر المزاج تھا، خوف خدا سے لرزہ براندام رہتا تھا، اس وجہ سے مسلمانوں کا احترام ہندوؤں کے دلوں میں تھا۔

ملک میں انصاف تھا، جب انگریز کا دخل ہوا تو اس نے اپنی عیاری سے برصغیر میں افراتفری مچائی، ڈاکوؤں اور ظالم جاگیرداروں کی سرپرستی کی، ملک میں فرقہ واریت پیدا کی، اپنے ایجنٹوں کو مولوی کے روپ میں پیدا کیا، جہاد کے حرام ہونے کے فتوے دلوائے، یہاں تک کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو کہ ایک غدار خاندان کا فرد تھا اس کو مقام نبوت پر بٹھایا مگر اس کی ابتدائی کتابوں کو دیکھتے ہی سب سے پہلے لدھیانہ کے حضرت مولانا محمد لدھیانویؒ نے مرزا غلام احمد قادیانی پر کفر کا فتویٰ لگایا، ان کے بھائی مولانا عبداللہ لدھیانویؒ نے بھی تائید کی، کچھ لوگ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے پاس پہنچے اور کہا کہ ان حضرات نے ایک دین کے مبلغ اور اسلام کے مجاہد کے خلاف غلط فتویٰ دیا۔ فتویٰ دینے والے حضرات حضرت گنگوہیؒ کے خلیفہ تھے، انہوں نے ان حضرات کو طلب کیا، جب مرزا کی کتابیں حضرت گنگوہیؒ کی خدمت میں پیش کیں تو انہوں نے بھی مفتیان حضرات کی تائید کی، رفتہ رفتہ پورے برصغیر کے تمام مسالک کے علماء مرزا کے کفر پر متحد ہوئے۔

مولانا فیض احمد فیضیؒ جہلم نے اپنے اخبار میں مرزا کے پول کھولنے شروع کیے، مرزا بہت اول فول بکنے لگا، مولانا فیضیؒ کی وفات کے بعد مرزا نے ان کی ہجو کی تو مولانا فیضیؒ کے قریبی عزیز مولانا کرم الدین بھیںؒ نے مرزا پر ہتک عزت کا دعویٰ کیا۔ مولانا کرم الدین حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوال والوں کے والد محترم تھے، گورداسپور کی عدالت میں ۱۹۰۴ء کو مرزا کو چھ ماہ قید اور جرمانہ کی سزا ئی۔ ۱۹۰۴ء میں حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ مرزا کے خلاف میدان میں آئے تو مرزا کی بُری طرح سے بھداڑی، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا ثناءاللہ امرتسری، مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹ اہلحدیث علماء نے بھی مرزا کو خوب زچ کیا۔ شیعہ علماء بھی مرزا کے خلاف میدان میں اترے۔

۱۹۰۸ء میں حضرت پیر جماعت علی شاہ لاہور بادشاہی مسجد میں مرزا کو مقابلے کے لئے للکار رہے تھے کہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو برانڈرتھ روڈ لاہور میں مرزا کی موت ہیضہ سے ہوئی اور دنیا سے خائب وخاسر جہنم رسید ہوا۔

مرزا کی موت کے بعد اس کا جانشین حکیم نورالدین بھیروی ہوا۔ ۱۹۱۴ء تک قادیانی جماعت کا سربراہ رہا، اس کی موت پر خلافت پر جھگڑا ہوا اور مرزا بشیر الدین محمود سربراہ بنا۔ محمد علی لاہوری نے لاہور میں پناہ لی اور علیحدہ جماعت بنائی بظاہر اس نے مرزا کو نبوت کے مقام پر نہیں بٹھایا، مگر عقیدہ وہی تھا جو مرزا قادیانی کا تھا۔ اندرون خانہ یہ بھی اسلام کا اتنا ہی مخالف تھا جتنا مرزا بشیر الدین محمود، اس کے دور میں قادیانیت کا سیاسی دور شروع ہوا، پہلے اگر کوئی قادیانی ہوتا تو صرف مرزا کی نبوت ہی منواتا، مگر مرزا محمود پوری دنیا میں مرزا کی نبوت کے ساتھ ساتھ حکومت میں غلبہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس کے جواب میں محدث کبیر سید انور شاہ کشمیریؒ نے سید عطاءاللہ شاہ

بخاریؒ کو امیر شریعتؒ کا خطاب دیا، امیر شریعت نے بھی اس بیعت کی لاج رکھی، پوری عمر ردِ قادیانیت میں کھپا دی، کسی طعن کی پرواہ نہیں کی۔ انگریز نے اپنے خود کاشتہ پودے قادیانیت کو بچانے کے لئے مختلف حربے استعمال کئے۔ انگریز نے لکھنؤ میں قانون بنایا کہ اصحاب ثلاثہ کی تعریف کرنے والے کو چھ ماہ قید، امیر شریعت نے مجلس احرار بنا کر اس میں شیعہ، سنی دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث سب حضرات کو شامل کیا تھا۔ مقصد وہی تھے کہ اس ملک کو انگریز سے آزاد کرانا اور قادیانیت کا تیا پانچہ۔ مگر شاطر انگریز نے پہلی دفعہ برصغیر میں شیعہ سنی فساد کی بنیاد رکھی۔ ان دنوں مجلس احرار اسلام ہند کے جنرل سیکریٹری مولانا مظہر علی اظہر مشہور شیعہ عالم تھے۔ اس قانون کے خلاف تحریک چلائی تو اس کے پہلے محرک مولانا مظہر علی اظہر تھے اور انہوں نے لکھنؤ پہنچ کر انگریزی قانون کی دھجیاں بکھیر دیں اور جیل گئے، کے بعد دیگرے کافی رہنما اور کارکن جیل گئے، پھر یہ قانون انگریز کو ختم کرنا پڑا۔

۱۹۳۱ء میں ڈوگرا شاہی مظالم کے خلاف برصغیر میں ایک زبردست لہر اٹھی، چٹ منگنی پٹ بیاہ کے مصداق ایک کشمیر کمیٹی بنی، انگریز کے ٹاؤٹ ایجنٹوں کی وجہ سے کشمیر کمیٹی کا صدر مرزا بشیر الدین محمود قادیانی سربراہ بنا اور مرزا بشیر الدین محمود نے اعلان کر دیا کہ مسلمانوں نے میرے باپ کی نبوت تسلیم کر لی اور کشمیر میں دھڑا دھڑ مرزائی مبلغین کو بھیجا۔ شیخ عبداللہ جیسا زیرک مسلمان لیڈر بھی دھوکا کھا گیا اور قادیانیت کے لئے بالکل نرم گوشہ اس کے دل میں اتر آیا، ان حالات میں مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ تڑپ اٹھے، دیوبند سے لاہور کا سفر کیا، ایک خاص معتقد لاہور اسٹیشن پر موجود تھا، تانگے میں سوار ہوئے سیدھے علامہ اقبالؒ کی کوٹھی پر پہنچے کئی گھنٹہ کی ون ٹو ون ملاقات رہی، واپس اسٹیشن آئے اور دیوبند تشریف لے گئے۔ معتقد نے بڑی کوشش کی کہ سید انور شاہ میرے ہاں تشریف لے چلیں مگر آپ نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ کشمیر میں قادیانیت کشمیر کمیٹی کے پردے میں جال بچھا رہی ہے، اس کا توڑ علامہ اقبال ہی ہیں۔ علامہ اقبالؒ نے فوراً کشمیر کمیٹی کو توڑنے کا اعلان کر دیا، اس کے بعد مجلس احرار اسلام نے تحریک کشمیر چلائی ڈوگرہ راج نے گھٹنے ٹیک دیئے اور کشمیر کے مسلمانوں کا ایمان بچ گیا۔

ان تحریکوں کے بعد پنجاب میں احرار ایک مضبوط جماعت بن کر ابھری، پنجاب فوجی بھرتی کا علاقہ تھا۔ انگریز کے پنجاب میں سخت مخالف احرار تھے، جس میں تمام مسالک کے اہم رہنما شامل تھے، اس کے توڑ کے لئے انگریز نے قادیانیوں سے مل کر مسجد شہید گنج کو راتوں رات شہید کروا دیا، یہ مسجد سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان متنازعہ تھی، منصوبہ یہ تھا کہ اگر احرار شہید گنج ایجی ٹیشن میں آ گئے تو ان کو جیلوں میں بند کر دیا جائے، مسجد کے شہید ہوتے ہی لاہور شعلہ جوالا بن گیا، احرار رہنما اکٹھے ہوئے، فیصلہ ہوا کہ قانونی جنگ لڑی جائے، رائے پور کے گدی نشین شاہ عبدالقادرؒ اور خانقاہ سراجیہ کے جانشین حضرت اقدس مولانا احمد خانؒ کی رائے کے مطابق کہ مساجد بھی آ جائیں گی، قادیانیت کے محاذ کو ٹھنڈا نہ پڑنے دیا جائے، قادیانیوں نے قادیان کے پریس سے لاکھوں کی تعداد میں اشتہارات مجلس احرار کے خلاف مختلف ناموں سے چھپوا کر پورے ملک میں پھیلا دیئے، الیکشن کا دور تھا، مجلس احرار پروپیگنڈا کی وجہ سے پنجاب میں الیکشن ہار گئی، مگر اس کی صداقت یہ ہے کہ جن حضرات نے مسجد شہید گنج کے نام پر ووٹ حاصل کئے تھے اور کامیاب ہوئے تھے وہ اسمبلی میں پہنچ کر بالکل خاموش رہے، پاکستان بننے کے باوجود بھی مسجد شہید گنج مسجد نہ بن سکی۔

تاریخ میں ایک بات یہ بھی مشہور ہے کہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو قرارداد پاکستان منظور ہوئی، ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرض وجود میں آیا، آج کے طالب علم کو یہ علم ہی نہیں کہ اس دن کے لئے کس قدر قربانیاں علماء اور دین دار طبقہ نے دیں، مالٹا کی جیل، کالا پانی اور برصغیر کی جیلیں آج بھی ان قربانیوں کی گواہ ہیں، مگر پاکستان کی منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے۔

انگریز کے ٹاؤٹ جاگیردار یا اکھنڈ بھارت کے حامی حکمران ہیں جبکہ جنہوں نے جدوجہد آزادی میں ماریں کھائیں، آج بھی ماریں کھا رہے ہیں ان کی قربانیوں کو فراموش کر دیا گیا۔

پاکستان بنا ضلع گورداس پور میں تناسب آبادی کی وجہ سے اکیاون فیصد مسلمان تھے، اگر گورداس پور پاکستان میں رہتا جیسے پہلے فیصلہ میں تین دن تک گورداس پور پاکستان کا حصہ تھا، مگر انگریز جو مسلمانوں کا ازلی دشمن ہے اس نے بونڈری کمیشن کا چکر چلایا، قادیانیوں نے اپنا علیحدہ میمورنڈم پیش کیا اور ۴۰ ہزار کی قادیانی آبادی موضع گورداس پور میں تھی، اس کو مسلمانوں سے علیحدہ دکھایا، اس وجہ سے تناسب آبادی میں مسلمانوں ۴۹ فیصد رہ گئے تھے گورداس پور ضلع تین دن بعد ہندوستان کے حوالے کر دیا اور کشمیر تک انڈیا کی سرحد جا لگی، مسلمانوں کی اکثریت کا علاقہ کشمیر تھا، اس میں انڈیا نے اپنے فوجیں زبردستی داخل کیں اور کشمیر میں نہری پانی پر انڈیا قابض ہو گیا۔

یہ پاکستان پر قادیانیوں کی پہلی کاری ضرب تھی، جس کا خمیازہ پاکستان آج تک بھگت رہا ہے، نہ معلوم کب تک بھگتے گا، کشمیر خون خون ہے، مسلمان بچیوں کی عصمت دری ہو رہی ہے، ہمارے حکمران

پھر بھی قادیانیوں کی ناز برداری میں لگے ہوئے ہیں، حالانکہ عقیدتاً قادیانی اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں۔ قادیانیوں کے متعلق یہ تمام رپورٹیں سرکاری ریکارڈ میں موجود ہیں، مگر ہمارے حکمران ان غداروں کے خلاف آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں، جب پاکستان بن گیا تو سردار شوکت حیات کی مہربانیوں سے قادیانیوں کو ملک کی اہم کلیدی آسامیاں یہاں تک کہ وزارت خارجہ جیسی اہم پوسٹ پر تعینات کردیا گیا۔ سردار شوکت حیات کی خودنوشت کتاب میں ہے کہ انہوں نے قادیان کا سفر اس وقت کیا جب پاکستان معرض وجود میں آنا تھا، شوکت حیات کے والد سکندر حیات سر ظفر اللہ قادیانی کو مسلمانوں کی سیٹ پر وائسرائے کی کونسل میں بھیج چکے تھے۔

وزارت خارجہ اور کلیدی آسامیوں پر فائز ہونے کی وجہ سے قادیانیوں نے پاکستان پر قبضہ جمانے اور مرزا کے جھوٹے دعویٰ نبوت کو پاکستان پر مسلط کرنے کا پروگرام بنایا جس کے جواب میں بریلوی مکتب فکر کے مشہور و معروف بزرگ سید ابوالحسنات قادریؒ کی قیادت میں تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء چلائی گئی، ہزاروں عاشقان ختم نبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے تحفظ کے لئے شہادت کے مرتبہ پر فائز ہوئے، لاکھوں ختم نبوت کے پروانوں نے جیل کی کوٹھڑیاں بھردیں، اس تحریک کے الاؤ کو گرم رکھنے کا مرکزی کردار امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور اس کی جماعت مجلس احرار کا تھا۔

بدنام زمانہ منیر انکوائری رپورٹ جو کہ اسلام کے نام پر دھبہ ہے وہ دیکھی جاسکتی ہے اور اس رپورٹ سے بھی ثابت ہے کہ قادیانی پاکستان کے دشمن اور اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں۔ علماء کرام کے کردار پر کوئی دھبہ جسٹس منیر جیسا قادیانی جج بھی نہیں لگاسکا۔ قادیانیت تحریک کے بعد ملک میں ناکام ہوگئی۔ علماء اور دین دار طبقہ بھی زخم خوردہ تھا، ایوبی مارشل لاء میں قادیانیت پھر ایوب خان کے پردے میں شب خون مارنے کے لئے تیاری کرنے لگی، مغربی پاکستان کا گورنر امیر محمد خان نواب آف کالا باغ تھا، قادیانیت کو اسلام دشمن اور ملک دشمن سمجھتا تھا، مگر قادیانیوں نے کچھ لوگوں کے ذریعے صدر ایوب کو آمادہ کیا کہ کشمیر میں مداخلت کریں جس کے جواب میں ۱۹۶۵ء کی بے فائدہ جنگ پاکستان پر مسلط کردی گئی۔ قادیانیت گرو ظفر اللہ خان، جنرل عبدالعلی اور جنرل اختر جیسے قادیانیوں کے ذریعے پاکستان کو ختم کرنے کا منصوبہ بناچکی تھی۔ انڈین جرنیل لاہور کے جم کلب میں شراب پینے اور گوجرانوالہ تک فتح کرنے کا منصوبہ بناچکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان پر کلمہ طیبہ کی وجہ سے رحم کیا، بھارتی قادیانی منصوبہ ناکام ہوا۔ سیالکوٹ کے محاذ پر جنرل اختر قادیانی تھا، وہاں کچھ پسپائی قادیانی جنرل کی غداری سے ہوئی باقی تمام محاذوں پر پاکستان کو عظیم فتح ہوئی۔

مگر قادیانیوں نے الطاف گوہر کے ذریعے ایوب خان کو نواب کالا باغ کے خلاف بدظن کردیا، نواب کالا باغ کا قصور یہ تھا کہ اس نے مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک چھوٹی سی کتاب ”ایک غلطی کا ازالہ“ پر پابندی لگادی تھی، یہ کتاب مرزا نے اس وجہ سے لکھی تھی کہ اس نے اپنے آپ کو محمد رسول اللہ کی بعثت ثانی ثابت کیا تھا، بلکہ پہلی بعثت سے بڑھ کر دوسری بعثت جب یہ کتاب نواب امیر محمد خان کے سامنے آئی تو بحیثیت گورنر مغربی پاکستان اس پر پابندی لگادی، ایوب خان نے بحیثیت صدر پاکستان پابندی اٹھالی تھی، دوسرا قصور نواب امیر خان کا یہ تھا کہ جنگ کے دوران ربوہ (چناب نگر) میں بجلی کی روشنی سرگودھا کے ہوائی اڈا کی نشاندہی کے لئے ہوتی تھی، جس سے بھارت کے جہاز سرگودھا ایئر پورٹ پر بمباری کرتے تھے گو کہ بھارت ناکام ہوا مگر قادیانیوں نے تو پاکستان دشمنی کی حد کردی تھی، جب یہ بات گورنر مغربی پاکستان کے نوٹس میں آئی تو انہوں نے ربوہ (چناب نگر) کی بجلی کٹوادی اور جنگ کے دوران بحال نہ ہونے دی، ان کی نگرانی بھی کرائی اس وجہ سے جنگ ۱۹۶۵ء کے بعد نواب امیر محمد خان کو ہٹا کر جنرل موسیٰ خان کو گورنر مغربی پاکستان بنادیا گیا۔

امیر محمد خان ایک منتظم آدمی تھا، ان کی گورنری کے دوران نہ مہنگائی ہوئی نہ کرپشن اور نہ لوٹ مار تھی۔ قادیانی خود بہت بڑے کرپٹ ہیں اور کرپشن کرنے والوں کی پشت پناہی کرتے ہیں، نواب امیر محمد خان کی گورنری میں یہ بے بس ہوکر رہ گئے تھے۔ بظاہر نواب کو ایک ظالم کہا جاتا ہے مگر وہ ملک کے عوام کی خیر خواہی میں پیش پیش تھے اور ملک ترقی کی طرف گامزن تھا، نہ بے روزگاری تھی نہ مہنگائی، یہ بات مرزائیوں کو پسند نہیں وہ افراتفری سے فائدہ اٹھاتے ہیں، افراتفری ہوگی تو ملک غیر مستحکم ہوگا۔

نواب کالا باغ کے بعد جنرل موسیٰ خان گورنر مغربی پاکستان بنا، وہ انتظامی امور میں کمزور گورنر تھا، ملک میں آٹے کی قلت ایک دم پیدا ہوئی، مہنگائی میں اضافہ ہوا، ملک میں افراتفری ہوئی، ان حالات میں قادیانیوں نے جنرل موسیٰ خان سے حکم جاری کروایا کہ کوئی مقرر یا کسی تحریر میں قادیانی یا مرزائی کہنے والوں کو تین ماہ قید کی سزا ہے، آغا شورش کاشمیری کا ”چٹان“ اس زد میں آیا۔ ۳،۴ مارچ ۱۹۶۸ء کو ”آئین شریعت کانفرنس“ جمعیت علماء اسلام پاکستان کی جانب سے موچی دروازہ لاہور تھی، ۴ مارچ کو آغا شورش کاشمیری کی تقریر حکومت اور مرزائیوں کے خلاف بڑی زناٹے دار تھی، آغا

صاحب گرفتار ہوئے، یہ سب تفصیل آغا صاحب کی کتاب ''موت سے واپسی'' میں موجود ہے۔ یہ کانفرنس ایوب خان کی حکومت کو ڈانواں ڈول کرگئی، پھر تو ہر سیاسی جماعت میدان میں آ گئی۔

آغا شورش کی تاریخی ''بھوک ہڑتال'' کراچی جیل میں شروع ہوئی پورا ملک شعلہ جوالا تھا۔ حافظ الحدیث حضرت درخواستیؒ کی قیادت میں جمعیت علماء اسلام میدان میں تھی، قادیانیت کے خلاف اب اس محاذ پر مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام سرگرم عمل تھیں، مگر اندرون خانہ کلیدی آسامیوں پر قادیانی مضبوط ہو چکے تھے۔ بیرون ملک سر ظفر اللہ قادیانی اندرون ملک ایم ایم احمد اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا گروہ سرگرم عمل تھا۔ ایم ایم احمد قادیانی جو مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتا تھا، وہ صدر پاکستان کا مشیر تھا۔ ایوب خان کا ہر ماہ قوم سے خطاب کا معمول تھا، ایک مرتبہ ریڈیو پاکستان کے لئے ایوب خان تقریر ریکارڈ کرا کر بیٹھا تو ایم ایم احمد اٹھا بڑے ادب سے جھک کر کہنے لگا کہ: ''حضور! آج تو آپ کی تقریر میں پیغمبرانہ شان کی جھلک نظر آرہی ہے'' اللہ تعالیٰ درجات بلند کرے، جناب قدرت اللہ شہابؒ کے انہوں نے سوچا کہ کہیں صدر ایوب کی پرواز بلند نہ ہوجائے، اٹھا اور بڑے ادب سے کہنے لگا کہ: ''حضور! ان کی باتوں پر نہ جائیں، انہیں جھوٹے پیغمبر بنانے کا بڑا تجربہ ہے'' یہ بات قدرت اللہ شہابؒ کے ''شہاب نامہ'' صفحہ ۱۶ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ایوب خان کا دور گیا تو جنرل یحییٰ خان مارشل ایڈمنسٹریٹر اور صدر پاکستان کی حیثیت سے پاکستان پر قابض ہوئے۔ ایم ایم احمد قادیانی صدر کا اقتصادی مشیر بنا، اس نے مشرقی پاکستان میں نفرت کی مہم چلادی۔ مغربی پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو کی پی پی کا عروج تھا، قادیانی بحیثیت جماعت پی پی میں شامل ہوئے، ان کے سربراہ مرزا ناصر نے تمام قادیانیوں کو پی پی کی حمایت کا حکم دیا۔ بھٹو اور مجیب دونوں اپنے علاقوں کے لیڈر تھے، نہ شیخ مجیب کا مغربی پاکستان رابطہ تھا نہ بھٹو کا مشرقی پاکستان رابطہ تھا، دونوں کے تناسب سے مشرقی پاکستان کی اکثریت تھی۔

یحییٰ خان نے ۱۹۷۰ء کا الیکشن تو بالکل صاف کرایا، مگر بعد میں شیخ مجیب کی اکثریت کو حکومت نہ دی، بھٹو صاحب کے قادیانی مشیروں نے نعرہ لگوایا کہ ''اِدھر تم، اُدھر ہم'' ایک ملک دو وزیر اعظم ایم ایم احمد نے یحییٰ کو پٹی پڑھائی کہ تم مستقل صدارت کے لئے ڈٹ جاؤ، ملک میں عجیب افراتفری تھی، شیخ مجیب کو غداری کا الزام لگا کر گرفتار کرلیا گیا۔ عوامی لیگ خلاف قانون قرار دی گئی۔ مشرقی پاکستان میں خون کی ندیاں بہہ گئیں، بھارت عوامی لیگ کی پشت پر آیا اور مشرقی پاکستان میں کارروائی شروع کردی، بھارت کا اتحادی روس مکمل ساتھ تھا، پاکستان کے اتحادی امریکا کا چھٹا بحری بیڑہ کہیں سمندروں میں گم ہوگیا، سقوط ڈھاکہ ہوا، جنرل اروڑہ کا نائب کمانڈر قادیانی تھا اور اس طرح قادیانی سازش سے ملک دولخت ہوا، ترانوے ہزار پاکستانی فوجی قید ہوئے، اسلام کی تاریخ پر بدنام داغ قادیانی ریشہ دوانیوں سے لگا۔

مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بنا، بچے کھچے پاکستان کا سربراہ جناب ذوالفقار علی بھٹو بنا، قادیانی اب سمجھ گئے کہ ہم نے بھٹو کی پوری جماعت کی حیثیت سے حمایت کی تھی، علماء نے مخالفت کی تھی بلکہ ایک طبقہ کے علماء نے تو بھٹو اور سوشلزم والوں کے خلاف کفر کا فتویٰ بھی جاری کیا تھا، جس فتویٰ کے پرخچے مولانا مفتی محمودؒ اور مولانا غلام غوث ہزارویؒ جمعیت علماء اسلام کے علماء نے اڑا دیئے تھے مگر پھر بھی دوری تو تھی، کیونکہ بھٹو سندھ اور پنجاب کی سیٹوں سے جیتے، مگر مولانا مفتی محمودؒ کے مقابلے میں بُری طرح ہار گئے تھے۔

قادیانی ظفر چوہدری ایئر فورس کا سربراہ تھا، اس نے ربوہ (چناب نگر) کے قادیانیوں کے سالانہ جلسہ پر مرزا ناصر کو جہازوں کی ایک ٹکڑی کے ذریعہ جلسہ عام میں سلامی دی، تو مرزا ناصر قادیانی سربراہ نے جھولی اٹھا کر کہا کہ پھل پک چکا ہے، جھولی میں گرنے والا ہے۔ قادیانی فوجیوں نے بھٹو کے خلاف سازش کی اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ تھے اور نائب امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ تھے، جب مولانا تاج محمودؒ فیصل آبادی کے ذریعے یہ بھنک پہنچی تو بھٹو کو خفیہ طور پر آگاہی دی گئی۔ ذوالفقار علی بھٹو ایک زیرک رہنما تھے وہ چوکنا ہوئے اور جن قادیانیوں نے خفیہ پلان بنایا تھا۔ ظفر چوہدری سمیت سب کو کھڈے لائن لگادیا۔

مگر قادیانیت بھٹو کے ابتدائی دور میں ہوا کے گھوڑے پر سوار تھی۔ نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا چناب ایکسپریس سے شمالی علاقہ جات کے مطالعاتی دورہ پر جارہے تھے، چناب نگر (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر گاڑی پہنچی تو قادیانیوں نے طلبا میں اپنا لٹریچر تقسیم کیا، طلبا نے ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ اسٹیشن پر لگایا۔ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو جب طلبا دورے سے واپس تشریف لائے تو قادیانی مرزا طاہر کی قیادت میں اسٹیشن پر سینکڑوں کی تعداد میں موجود تھے، گاڑی روک لی گئی اور طلبا کو بُری طرح زخمی کیا گیا، بمشکل گاڑی چلی، فیصل آباد پہنچی مولانا تاج محمودؒ اطلاع ملتے ہی اسٹیشن پہنچ گئے، طلبا کی مرہم پٹی کرائی اور ایئر کنڈیشن بوگی میں طلبا کو منتقل کیا گیا، اگلے دن فیصل آباد میں ہڑتال کا اعلان تھا، یہی بنیاد تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی۔

☆☆..........☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی
حیدر آباد میں تبلیغی مصروفیات

مولانا توصیف احمد

حیدر آباد..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی چھ روزہ دورہ پر حیدر آباد تشریف لائے۔ آپ نے اپنے دورہ کا آغاز دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور سے کیا۔ جہاں ۶رجنوری کو ظہر کی نماز دارالعلوم الحسینیہ میں پڑھی۔ جامعہ کے مہتمم مولانا محمد یوسف بہاول پوری مدظلہ کی عیادت کی۔ آپ کے ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا تجمل حسین نواب شاہ بھی شامل وفد تھے۔ شہداد پور میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے انسداد کے لئے کورس تجویز ہوا۔

بعد نماز عشاء، مرکزی جامع مسجد لطیف آباد حیدر آباد میں منعقدہ ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ جامع مسجد کے خطیب مولانا حبیب الرحمن نے وفد کا خیر مقدم کیا۔

۷رجنوری: جامعہ عربیہ ریاض العلوم لیاقت کالونی کے اساتذہ وطلباء سے مولانا شجاع آبادی کا خطاب ہوا۔ جامعہ کے مہتمم مولانا نعیم اختر، ناظم تعلیمات مفتی محمد بلال نے مجلس کے مبلغین کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

۷رجنوری بعد نماز عشاء جامع مسجد ”مخدوم بلاول“ میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا۔ جس میں مولانا شجاع آبادی کا تفصیلی بیان ہوا۔ جمعیت علماء اسلام ضلع حیدر آباد کے امیر مولانا تاج محمد ناہیوں اور حافظ خالد حسن دھامرا نے خصوصی شرکت کی۔ مسجد کے امام مولانا محمد قاسم نے مہمانوں کا سبز چائے کے ساتھ اکرام کیا۔

۸رجنوری: جامعہ قاسمیہ للبنات کالی موری کی طالبات اور خواتین سے حافظ محمد لئیق کی دعوت پر خطاب کیا۔

۸رجنوری بعد نماز عشاء مدنی جامع مسجد کوٹری میں جلسہ میلاد منعقد ہوا، جس سے مولانا شجاع آبادی نے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر خطاب فرمایا۔ جلسہ کا انتظام مولانا حافظ عبدالرزاق نے کیا۔ رات کا قیام ختم نبوت کے مجاہد حاجی محمد زمان خان کے ڈیرہ پر ہوا۔ صبح ناشتہ کے بعد مولانا رب نواز جلال پوری مدظلہ کی عیادت کے لئے ان کے مدرسہ میں حاضری دی۔ مولانا رب نواز حضرت سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کے برادر کبیر ہیں۔

۹رجنوری: ۱۱ بجے صبح جامعہ عائشہ للبنات لطیف آباد نمبر۶ میں مولانا عزیز احمد ریواڑی والوں کی دعوت پر خطاب کیا۔

۹رجنوری جام شورو میں ختم نبوت کانفرنس:

عشاء کی نماز کے بعد مکی مسجد جام شورو پھاٹک میں ختم نبوت کانفرنس مولانا غلام شبیر کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مفتی عبدالشہید، مولانا مفتی حفیظ الرحمن ٹنڈو آدم، مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی، مولانا شجاع آبادی نے تحریک ختم نبوت اور اس کی کامیابیوں کے عنوان سے خطاب فرمایا۔

۱۰رجنوری: خطبہ جمعہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مکی مسجد پٹھان کالونی میں دیا۔ مولانا شمس الحق، مولانا مفتی محمد اشفاق نے مبلغین کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ بعد نماز عصر مدنیہ مسجد لطیف آباد نمبر۴ میں امام مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری کے عنوان پر خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد قاسم چھوٹی گٹی میں جلسہ سیرت النبی سے مولانا شجاع آبادی، مولانا توصیف احمد نے خطاب کیا۔ مذکورہ بالا مسجد میں حضرت لدھیانوی شہیدؒ کے خلیفہ مجاز مولانا مفتی محمد نعیم اصلاحی بیان فرماتے ہیں۔ مفتی صاحب کی خواہش پر آج مولانا شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت پر خطاب کیا۔ مجلس حیدر آباد کے امیر مولانا عبدالسلام قریشی اور مولانا سیف الرحمن آرائیں نے خصوصی شرکت کی۔ مہمانوں کا قاری عبدالرشید نے شکریہ ادا کیا۔

۱۱رجنوری: مدرسہ دارارقم ریشم بازار کے مہتمم مولانا محمد رفیع، مولانا محمد احمد کی دعوت پر بنات اور خواتین کا جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آباد نے طالبات اور ان کی ذمہ داری کے عنوان پر خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد گلشن زیل پاک سوسائٹی میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا جس میں مولانا توصیف احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ بعد ازاں حاجی فضل کریم نے مہمانوں کو عشائیہ دیا، جس میں مبلغین ختم نبوت کے علاوہ مولانا مفتی حبیب اللہ، مولانا علی اکبر حافظ خالد حسن دھامرا نے خصوصی شرکت کی۔ مذکورہ مسجد کی کمیٹی کے صدر مولانا سیف الرحمن آرائیں ہیں، اسی روز ان کے سسر ڈگری میں انتقال کر گئے۔ موصوف ان کے جنازہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ مولانا شجاع آبادی کا قیام دفتر ختم نبوت آنو بھان روڈ میں رہا۔ مولانا شجاع آبادی ۱۲رجنوری کو دو روز کے لئے کراچی تشریف لے گئے۔ ☆☆☆

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نویدِ مسرت

تقریباً 40 سال بعد پہلی مرتبہ مجاہدین وشہدائے ختم نبوت کی لازوال قربانیوں کا ثمرہ منظر عام پر!

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

- ★ قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی 21 روزہ کاروائی کی رپورٹ جسے حرف بہ حرف حکومت نے 21 حصوں میں شائع کیا
- ★ یہ سرکاری مستند دستاویز اپنے قاری کو حق وباطل کے معرکہ سے اسطرح روشناس کرتی ہے کہ مرزا غلام قادیانی کے پیروکاروں کے گرو مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے گروؤں کی ذلت آمیز شکست کا عبرت ناک نظارہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔
- ★ یہ رپورٹ مرزا غلام قادیانی اور قادیانیت کے کذب اور دجل پر مہر اور ہر قادیانی ولاہوری کے لئے ”اتمام حجت“ ہے۔
- ★ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پہلی مرتبہ انتہائی کاوش وعرق ریزی سے تحقیق وتخریج سے آراستہ کرکے سرکاری رپورٹ کو 5 جلدوں (2952 صفحات) میں شائع کردیا ہے۔ جوکہ مجلس کے ہر دفتر سے صرف لاگت کے خرچہ -/1000 روپے پر دستیاب ہے علاوہ ڈاک خرچہ، نیز vp کی سہولت حاصل نہ ہوگی۔
- ★ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سارے عالم میں اس ”اتمام حجت“ کو قائم کرنے کیلئے یہ پانچ جلدیں انٹرنیٹ پر ملاحظہ کرنے اور مفت محفوظ download کرنے کی سہولت بھی بہم پہنچادی ہے۔

صرف ایک کلک سے ملاحظہ اور ڈاؤن لوڈ فرمائیں

www.amtkn.com
www.khatm-e-nubuwwat.com
www.khatm-e-nubuwwat.info
www.laulak.info
www.facebook.com/amtkn313

www.amtkn.com/nareportv1.pdf
www.amtkn.com/nareportv2.pdf
www.amtkn.com/nareportv3.pdf
www.amtkn.com/nareportv4.pdf
www.amtkn.com/nareportv5.pdf

ameer@khatm-e-nubuwwat.com, popalzai@amtkn.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ملتان

061- 4783486
0300-4304277